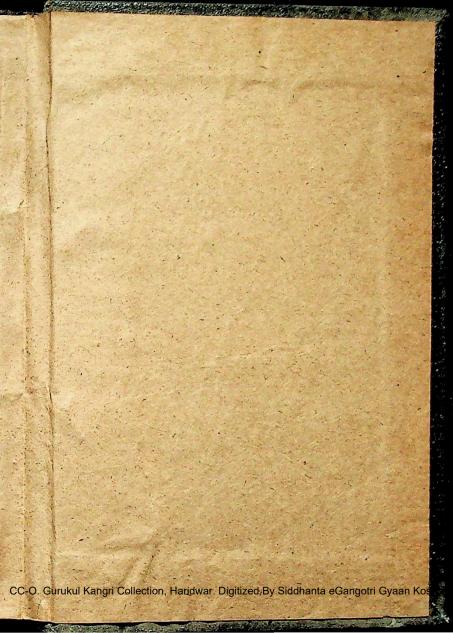
Pimeima ki Sruviyopakta By V. Chana 1904 G.E.V.

	आगत संख्या/ ≶०/	प्रकाशन वर्ष/-90 /	लेखक महाशाद कार्गीट कार्य आंदोवहास	3348. 13	पुस्तक का नाम प्रमातमा की सर विधानिकती	उर्दू संग्रह	1501
ul Kangri (1	भारप्राम			nta e Gang	

ul Kangri Concettori, Handwar, Digitized By Siddhanta eGangotri Gya







CC-O. Gurukul Kangri Colléction, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha



1501 ا بواس شوک و نورتی کی مات مین یا یک بور اسب كوانتظام بس ركهتام وه الثيوركملامام يجرويد-اوصاء. منشرا-زيرنكراني وانتواه مهاشه وزيرحيدا وحفشا نامحكة ريدستك بروا تنرئيني آريه برني ندهي مجه

भोत्रम्।
पंजिका संख्या पंजिका संख्या
पुस्तको पर सर्वप्रकार की निज्ञानियां लगाना
अनुचित है।
कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं

रख सकता।

गुरुकुल <u>ज्यालय</u> काङ्गर्डा-दिसिद्वार

پر مانتاکی سروویا پھٹا

سیواس متوک و غیر متوک جگت میں ویا پک ہو کر سب کو انتظام میں رکھتا ہے وہ ایشور کملاتا ہے (یجروید ۲۰۱۰)

دنیا میں اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر تیام جمال کے فیلسٹوٹ متفق الرائے ہیں تو وہ یہ سے کہ در اینور سرویا ہے ہیں تو وہ یہ سے کہ در اینور ہیں ، ہر مہرط سیشہ صاحب فواتے ہیں کہ در اس بر بمائٹر میں اور خود جارے اندر جوشکتی رسا، مظہرات قدرت کے ذریعہ سے ہر جگہ موجود پائی جات ہے۔ اس کے اند ہم رہت حرکت کوئے اور زندگی بسر کرتے ہیں یہ جب خود اپنی کتب مقدسہ کا مطابعہ کرتے ہیں تو ویدک فلاسفی جو تنام روئے زمین مطابعہ کرتے ہیں تو ویدک فلاسفی جو تنام روئے زمین

صرف کتابی شہادت پر ہی ہمارا یہ عقیدہ مبنی نہیں ہے کرسپر ماتا سرودیا کی ہے بلکراگرہم اپنی زندگی سے روز مزہ کے تج بات اور واقعات پر غور کریں۔ تو ایک حق جو دل کے لئے ہنت بڑی شہادیں ایسی فہیا ہو جاتی ہیں۔ کہ

- (१) ई शा वास्यमिदं सर्व यत्किञ्च नगत्यां नगत्।
- (२) तस्मिन् हतस्य भुवनानि विष्वा।
- (३) विभुत्रजामु

アイスかい

50

2

(४) एकी वशी सर्व भ्ता नारातमा।

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kos

بہ اعتقادی یاس مک نہیں اسکتی ۔ شلاً اگر ہم سرکتے ہوئے کسی کھیت کی جانب نکل جائیں۔ و ہارا یہ عقیدہ كدرير اتما سروويا يك ہے " خود بخود استحكام بذير دوتا ہے-وہاں ہم سرسنروشاواب فصل کو حارث آفتاب کی وجسے فینیکی کی جانب مائل و میصت بین - لیکن چند ماه بیشتر دمی كميت صاف جيف سيدان برا كفا- الركوني كاشتكار ابن کھیت کو نہ بوتا تو وہاں ایک پتر بھی نظر نہ اُتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر اُس کیت میں نیج نہ بھوٹے صابح تو کوئی بداوا ہر ان ہوتی یا دوس الفاظ میں بول کہ سکتے ہیں۔ کہ یہ تخ رزی کا نتیم سے - علے بذا جو مثال اس موقعہ پر عاید ہوئی ہے وہی تام نباتاتی عالم پر پساں صادق السکتی ہے۔ یعن کہ بودے بیجل سے پیا ہوتے ہیں یا اسی طرح جرطول يا قلمول وغيره سے- جونك بيج اول ميس والا جانا ہے. اور یودے بعد میں بیدا ہوتے ہیں۔اس سے سائنس کی ممتاز زبان میں ان کو مظهر نیا تات میں علت و معلول کے نام سے نامرد کیا گیا ہے ، اب اگر ہم اپنے مشاہرے کو عالم حیوانات کی طرف پھیائی تو دبال بسي بلا تفادت يي علت و معلول كا سلسله إما حاماً ہے۔ مثلاً ایک انڈے کے خول کے اند سے ایام مینے بعد ایک نوبصورت کبور برامد مو جانا ہے۔ غرضیکہ بو کھے ہم روکے زمین پر دیجیتے ہیں وہ مزدر کسی فاص باعث

كا نتيج ہوتا ہے۔ بغير علت كے ہم دنيا ميں كوئى ستى بھى تصور میں نہیں لا سکتے ہ ول کے فطرق خاصہ سے ہم اپنے ارد گرد کی اشیاء کے بواعث دریافت کرنے کے لئے مجبور کئے جاتے ہیں اور نیچ کی علداری میں مشاہدہ سے دل کے اس میلان کی بلا شبہ تصدیق ہوتی ہے۔ حیسا کہ نکورہ الصدر مظالوں سے وضح كياكيا ہے- ہمارا دل كسى ايسى مقدار ستى كو تصور ميں نہیں لا سکتا جو کہ مطلقاً نئی ہو۔ بلک یہ ہر ایک چنر کو پیشتر سے موجود اجزا کی صرف تبدیل صورت خیال ترا ہے بس یہ ونیا اور ما فیما خاص خاص بواعث کے نتائج میں۔ يم أربح إن بواعث كي فرداً فرداً جائي پر تال كرين - و چھان بیں کرتے ہوئے انجام میں چند ابتدائ اصول رہ جاتے ہیں جو کسی حالت میں بذاتہ دیگہ بواعث کے نتائج نہیں ہو کتے۔ یہ صول صرف تین ہیں۔فلسفہ میں ال كو عِلْتُ فا على - علت مادى - اور طالب عير كا نام دا گيا ہے۔ علت فاعلی اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بنانے سے کوئی شے بن سے -اور جس کے نہ بنانے سے کچھ نہ بن جو خود کسی سے نہ بنا ہو اور دوسری چیزوں کو بنا کر مختلف صوروں میں ظاہر کرے۔ علت فاعلی دو قسم کی ہے۔ ایک تام کائنات کو حالت علت سے بتا سے والا - قائم رقص والا اور فن كريخ اور نيز سب كا أنتظام كريخ والا اور مقدم

زما ا

واا

او

گیا

عِنْتِ فَا عَلَى بِرَيَاتًا سِهِ- دوسرا برميشوركي كائنات مين سے اشاء کو مے تر کئی طریق سے مختلف چیزیں بنانے والا دوم عبلت فاعلی جیو (روح) ہے۔ عبلت مادی اس کو کہنتے ہیں۔ كه جس كے بغير بحك نه بنے ادر وہ بنانے سے مختلف صورتوں میں ظاہر ہو اور کیھر بگڑ جائے۔ عِلتَّ مادی پر کرنی یعنی مارہی جس کو تام کائنات کے بانے کا لواز مر کہتے ہیں۔ علت غيراً الله كو كهن من كم جو بنانے كا آلد ادر عام علت ہو-جب كوئى چيز بنائى جال ہے۔ تب مختلف دريعول لينى -علم- لگاہ- طاقت ہی اور طی طح کے آلات اور مکان زمان-اور آکاش رخلا) علّت عام کی صرورت ہوتی ہے۔ مثلًا جس قلم سے کہ ہم لکھ رہے ہیں۔اُس کا بنانے والا کاریگر علت فاعلی ہے۔ لوہا وغیرہ مصالحہ جس سے كر قلم بني ہے - علِّت مادي ہے - اور كلّ وغيره علت غير ہے۔ اِن ندین علتوں کے بغیر کوئی شے بھی نہیں بن سکتی اور نہ بڑ سکتی ہے۔ مگر یہ ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ علم کی صداقت جو کہ ہم اس طریق پر دنیا میں صل کتے ہیں دہ ہارے ہی ادی گرة کی تا چز صدور کے اندر محدود نہیں ہے۔ بک بے پایاں فلا سے اندر سے ہوئے انگنت لوک اوکا نترول تک اس کی رسائی ہے۔ بطور نظیر ہم دریانت کرتے ہیں کہ کیا علم ہیت کے شماروں کی صداقت کسون خسون نہیں ہوا کتے ہیں؟

در حقیقت ایسا کبھی نہ ہوتا اگر ہارا علم اس مادی گرتے کی بنا پر اشیاء کے دائرہ سے باہر نہ جا سکنا یہ بس جو کھ کہ اوپر کہا گیا ہے اُس سے یہ صاف ظاہر سے کہ عِلت و معلول کا باہمی تعلق اس قدر گاڑھا۔ لائینفک اور غر متعر سے کہ کوئی نتیجہ ظہور میں نہیں أَسَلَنَا -جب تَكُ كُرُ أُسُ كَا لِمُحَقِّر بَاعْتُ مُوجود نه وح علت كوايك طرف ركه ديجي اور معلول كي ستى نا بود ہو جائمگی بیس تام چزیں اپنے بواعث کی موجود گی سے اپنی جستی میں قائم رکھی جاتی ہیں۔ان بواعث میں سے سب ے صلی اور انتہا درجہ کا صروری باعث۔ بینی علّت اولے پر ماتا ہے۔ جس کی موجود کی اس کائنات کے ذرہ ذرہ میں درخشاں ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ اس دنیا کی تمام چزیں ہیشہ بنتی اور بگراتی رہتی ہیں ادر اس بننے اور صف پر ماتماکی موجودگی ہی نہیں بلکہ ہر دقت اُس کا رست قدرت ہر جگہ کام کرتا ہوا نظر آتا ہے ؛ اگر ہم دور بین کے ذریعہ سے لگن منڈل کا مشاہدہ کریں او بے شار لوک لوکانٹر ہمارے کرتہ کے برابر بلکہ اس سے بھی بہت بڑے اگاش کے اندر بسے ہوتی ہوئے درشق کوچر ہوتے ہیں۔ قوانین قدرت جن برکہ ہمارا تمام علم مبنی ہے اپنی ہمہ جا یکا ملت اور مطابقت کی

ے کی بنا پر ظاہر کرتے ہیں کہ وے بھی اُسی معمار حقیقی کے كام ايس- اور چونكه ولال جيساكه اورجگه بهوتا سے- عمام شاء ہر کمحہ موت و حیات کے دروازوں سے ہوکر گزرتی رہتی ہیں۔ برماتماکی موجودگی ان کے اندر سر وقت کیسال رہتی ہے۔ دور بین کے شیشے جس قدر دور خا ہو یکے اُسی فر دیادہ اور بے شار کڑے ہمیں دیجھائی دیں گے۔ ہاں تک کہ اس قدر فی مشاہت اور بیگا نگت کو دکھ کر ہمارے دل میں یہ خیال جاگئیں ہوجانا ہے کہ خالق موجودات بے پایاں آکاش کے اندر ایک سم وا پک سے بس پر اتا کی سبت ہمیں یقین واثق ہو جا ہے۔ له ده مر جگه کیسال اور ایک بهی وقت میں تام کائنات کے ہر طبقہ کے اندر حاصر و ناظ سے۔ برما تھا کی الگنت صفات میں سے اس ہمہ جا صاصر و ناظر ہونے کی صفت سے لا بر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ کسی جگہ کھے اور کسی عِلْمَ مِیْ اور نویں ہو سکتا بلکہ پری پون سے یعنی ہر مگ کیاں اور کمل ہے یہ اسی طرح سے اور قباس فرمائے کہ نوع انسان کی عالمگہ دانش باطنی یا القاء سے بھی پر انخاکی سر دویا مکتا کی تصدیق ہوتی ہے۔ جایان-چین-برہما-انتیا- ایان- یونان - اعلی-فرانس- الكلينل اور امركم ك باشدے ايك ہى وقت يى است جُدا گاد مالک میں دعائیں ملکتے ہیں اورصدق ول

اپنی

وزا

51

6

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

سے یقین رکھتے ہیں کہ خدا ہماری منا جات کو سنتا ہے۔

اور جو کچھ ہمارے دل میں گزرتا ہے۔ اُس کا محاسبہ یا جُرا کی فی

بڑال کرتا رہتا ہے۔ آگر ضدا محیط کل نہ ہو تو یہ امر واقعہ داو کل مصالحہ اور فوع انسان کا فطرتی یقین ہے۔ علاوہ ازیں کا مصالحہ اور فوع انسان کا فطرتی یقین ہے۔ علاوہ ازیں خوا کو ہمہ جا حاضر و ناظر ماننے میں مئبت بڑے فوائد ہیں مثال کے طور برہم صرف پانچ ذیل میں درج کرتے ہیں اور اُن کی توضیح ناظرین کی قوت متخلیہ پر چھوڑتے ہیں اور اُن کی توضیح ناظرین کی قوت متخلیہ پر چھوڑتے ہیں اور اُن کی توضیح ناظرین کی قوت متخلیہ پر چھوڑتے ہیں اور اُن کی توضیح ناظرین کی قوت متخلیہ پر چھوڑتے ہیں اور کرتے ہیں کرتے ہیں کرتے ہیں اور کرتے ہیں کرتے ہیں

(۲) دوسرا فائدہ - صرف یہی عقیدہ اسرار کا منات کی عقا کنائی کر سکتا ہے - اور اس وجہ سے اُن وہمی وجودول بالائے طاق رکھ دیتا ہے جنہیں شاء انہ خیالات کے پیداکیا ہے - اور جن کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ نظام کائنات کے مہتم ہیں ج

05

جيا

کائٹ کے جمع ہیں بہ (۳) تیسہ افائدہ - یہ ہر قسم کے پوپ ڈم اور گورو ڈم ا ج کنی کرتا ہے - ادر مذہب کے نام سے غلامی پھیلا ا والے اور مردم پرستی کو رواج دینے والے متفنی اشخام کے مکرو فریب کی پوری پوری قلعی کھولتا ہے ج

(م) چوکھا فائدہ- یہ عقیدہ ہارے داوں میں ایک ایس

را تعم

عقل

ازيل

بي.

ائي

U

16

ول ا

ه نظار

Lluc

شخام

یاک اثر پیدا کر دیتا ہے کہ جس سے ہم بیتی روحانی آزادی یا جارہ کو فائز ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو ہر وقت اُس سروما کی دیا لو جگت جننی کی پریم گود میں موجود پاتے ہیں۔جو کہ تمام راحتوں کا سرچشم ہے اور ہارے سفر دنیا کا آخری کھکا نہ ہے۔ اس طرح پر وہ پر ماتا ہارے خص اور برسش کا نزدیک ترین مقصد ہوجاتا ہے 4 (۵) یا کوال فائدہ سے عقیدہ ہماری خوے و خصلت کی بد اطواریوں کو صاف کرتے ہمارے روحانی توائے کو غیر معمولی تفویت دیا ہے اور ہارے افر نوجیوں بیار دیا ہے م اگر کوئی شخص میک مرتبرصدف مل سے بیرماننا کو ہرجگہ حاصر وناظر بھے ادر یر نشی کرے کہ وہ جارے نام خیالات کو ادل سے مخریک جزواً کُلاً جاناہے اور جو کھے م رہے ہیں اُسکے عامجے سے بھی وہ بافرے ق وہ کے گفت جادئ سے بار آجاتا ہے۔ بال ک کے دہ تارک سے ناریک اور تنها سے تنها گوشہ میں میسی عیب رہے سے وک جانا ہے جکه ول کی خوارت دور ہو جاتی ہے تو روح اسے زاتی جاہ و جلال کے ماتھ مکنے لگ جاتی ہے۔ وہ مخلوقات کے رو برو اپنی کائل پاکیزگی کی دھ سے تابال مو جاتی ہے۔ اور اُس سے از سرتا یا نیک کام ظہو س آئے ہیں ب میکن دین عیشوی-انتلام ادر پرآانک مت متانترجن کی بنيادكه دور از قياس تص كمانيول اور بعيدا وتفل افسانول

اور داستانوں پر رکھی گئی ہے۔ اس پاک عفدہ کے بھائے یہ تعلیم دینتے ہیں کہ ضا سانویں آسان پر تی بینجھ میں مقيم سے۔ جہاں ہروقت فرشتے۔ اینجل یا السیالیس صف باندھے اس کے حصور میں کھڑے ہیں اور ون رات اس كى حدوننا كے گيت كارہے ہيں - كويا دُنيادى بادشاہوں یا را جوں کی طح وہاں دربار لگا ہوا ہے۔ ذرا کے احکام و فرمان بجا لات اور پنجام بهونجانے کے لئے خاص خاص فرشتے یا دوت مقرر ہیں جو ہر وقت اپنی ڈیوٹی پر موجود رہنے ہیں۔ موجودات کے انتظام کے سئے ہرایک صیفے کا جُدا جُدا فرشة مهتم ہے۔ کسی کے سرد نباتات عالم کا انتظام ہے۔ کوئی حیواناتی عالم کا مینجر ہے۔ دو فرشتوں کی یا ڈلو ٹی ہے کہ وہ دن رات اشانوں کے اعمال لکھتے رہتے ہیں۔ حات و موت کے فرشتے عُما جُدا ہیں۔ غرضیکہ خدا اسی قسم سے کارکنوں اور موکلوں کے سمارے اپنی خدائی چلا رہا ہے۔ سوائے گاہے گاہے کبور کی شکل میں زمین پر أترف اولول كى اوط بس يغمرول كے سات بات چيت كرف اور مبھى مجھى اوتار وارن كرنے كے وہ شاذو ناور ہی اپنے جائے قیام سے قدم باہر رکھتا ہے اس طفلانہ عقدہ کی بنا اس غلط خیال برہے کہ فدا سے صرف زمین اور آسمان کو ہی پیدا کیا ہے۔ اسمان پر تو درشتے اور حورين يا اينجل يا السيوني آياد اين - اور زمين انسانول

6

3

اور حیوانوں وغیرہ سے آباد ہے۔ انترکش میں جو بے شمار وک وکانتر نظر آسے ہیں۔ وے تندلیس یا اسی قسم کی ادر زیبایشی چیزیں ہیں جو کہ آسان سے اندر جوای موائی ہیں۔ یا دیوتے اور رشی ہیں۔ جیسا کہ پورانکوں کا عقدہ ہے۔ لین علم بت برے زور سے ثابت کرتا ہے کہ من ہاری زمین ہی انانوں وغرہ سے آباد نہیں ہے۔ بلکہ اور کھی یے شار وک لوکانٹر ہماری ونیا کی طرح آباد ہیں۔جن میں ے بعض اتنے بڑے بڑے ہیں کہ ہاری ومین اُن کے مقابله میں کھے بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ خداکی بادشارت صرف ایک سورج - جاند اور جاری زمین یا ایک ہی سول سٹم کے اندر محدود نہیں ہے۔ لکہ بے شار سوسے۔ بے شار جاند۔ بے شار ساڑے اور انگنت سوار سلم ہیں ہوکہ اس عالمگیر طاقت کے سمارے بے پایاں خلا کے اندر اپنے اپنے ماستوں پر چکر لگا رہے ہیں۔ خدا کو تام لوک لو كانترول مين غيرموجود ادر صرف أسان مين مقيم ماننخ سے سے سوال عقلی طور پر مرکز عل نہیں ہو سکتا کہ خدا ایک جگه پر بینی ہوا موجودات کا انتظام کیؤیر کر سکتا ہے۔ اور ہرایک کے ول کی بات سیے جان سکتا ہے۔ کسی محدود مهتى يا وجود كى طاقت يا علم غير محدود نهيس بهوسكنا اس سے اگریہ ماتا کو سروویا یک نہ مانا جاوے او وہ علیم کل بھی نہیں ہو سکتا اور علیم کل نر رہنے سے موجودات

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

كا خالق و مالك نهيس ملم سكتا - وه ايك برائ نام خدا ره خدا طانا ہے۔جس کے ماننے یا عبادت کرنے کی کوئی صرورت اور ہی نہیں رہتی۔ بلکہ یوں کھٹے کہ اس کی ہستی ہی معدوم کا ہوجاتی ہے۔ یہ ام محتاج بیان نہیں کہ موجودات کے اندر ایا ہر وقت کئی قسم کے تغیرات و تبدلات تام بنی ہوئی اٹیا! ر کے اندر واقع ہوتے رہتے ہیں۔ ہر لمح بے سمار جاندار ایا پیا ہوتے اور مرتے ہیں یہ تام مظرات جن کے وقوع بذر ہونے سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ایسے نتائی ہیں 6 جوکہ عام کروں میں ظہور نیرز ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے ائن کے بواعث اور خصوصًا اُن میں سے سب سے مقدم باعث مینی علت اولے ضدا بھی کروں کے اندرائن کے سائق موجود ہونا چاہئے۔ کیؤنکہ علت و معلول کی جستی اور فعل کا انحصار ہیشہ لازم ملزوم ہونے کے سبب اور اُن کا باہی تعلیٰ اس قدر مزدیک اور لا بنفک ہوتا ہے کہ اُن کو ایک دورے سے جُدا نہیں کیا جا سکتا۔ عبت فا على كي عدم موجودگي بين كوئي فعل يا واقعه وفلوع پذیر نہیں ہو سکتا۔ نام سلسلۂ سائنس میں ایک بھی شال ایں قسم کی نہیں ملتی کہ جو یہ ثابت کرسکے کہ واقعات بنے اصلی علتوں کے بغیر بھی وقوع میں آجایا کرتے ہیں لیکن اگر سروویا کیتا کے کاموں کی مکیل کے لئے تفدا مے کیائے ریم کار کن مقرر کئے جادیں تو بہت سے

3

حروم

انزر

، اتباء

رار نوع

بي

سع المع

ستخ

وونا

لتا -

وقوع

بثال

نعات

Ute

فدا

فلا رہ خدا یا دیوتا ہو جائیں گے۔جس سے دصرا نیت کا فور ہوگی۔ نرورت اور فترک قاعم ہو جائیگا۔ اگر جیتنتا (ذی شعوری) سے کاموں کو مادہ کی ازلیت سے منسوب کیا جاوے تو جاک اس ضاکی استی کے اثبات میں کوئی کھی نبوت نہیں رہے گا۔ اور ہم وہریہ بن کے بے کنار سمندر بیں ط طیں گے۔ قصر کمانیوں کے نداہب کے یہ تام رسندہ عیوب پر ماتا کی سروویا یکتا سے اعل سدوات سے سامنے كافور ہو جانتے ہیں۔ خداكو ايك جكه يرمقيم ماننے كے عقيدٌ پر جو اس قسم کے بھاری اعتراضات پیدا ہوتے ہیں۔ قصتہ کہانیوں سے مذاہب ان کا کوئی سلی بخش جواب نہیں دیتے۔ انہوں سے صرف نہی وماغ اور کمزور طبیعت النالال کے لئے یہ ڈھکوسلہ کھڑ رکھا ہے۔ کہ جب بھی ونیا میں گناہ بڑھ جاتا ہے تو خلا اپنے جائے قیام کو بھوڑ ر خود دنیا کے اندر آتا ہے یا استے سی فاص سفیریا لیجی کو بھیج ویتا ہے۔ لیکن چونکہ ضلا کے اوتار اور پنجیمبر (کیونکہ ان نامول سے وے کیکارے جانے ہیں) اُنہیں قوانین کے تابع تھے۔ جن کے اسخت کہ دیگر مخلوق ہیں اور اُن کاموں میں اُن کا مطلق وخل منیں تھا جو کہ قادر مطلق طاقت کے محتاج ہیں۔ان کا مشن یائی ثبوت کو بنیں بہوننج سکتا۔درترادردرگناہ کو بھی دُنیا سے كم نيس كرسك جوك أن كے مثن كامقعد فقا بك برعكس اس

اُنہوں نے اپنی شالوں سے گناہ کو تقویت دی اور اُن کے بعد گا اور کھی طِر حکیا۔ جیسا کہ نزاج رو مدکر اُن جگر خاش تباہیوں کی درنا کمان بان کرتی ہے جو کہ مندو ازم کے سنگر اس دین عبسوی سے کردسڈول ادر محرن ازم کے جمادوں میں بنی بنع انسان پر نازل ہوئیں۔ اس قسم کے محصدے تو ہمات باطلہ کے بے شما برے نتائج میں سے ہم صرف مثال کے طور پر زار یں وش بان کرنے ہیں :-(۱) جمالت شده شده اس امر کی متقاصی ہو جاتی ہے کہ وہ پیغری یا اوتار کا دعونے کرنے لگتی ہے۔اا اس مقصد کو عاصل کرتے کے لئے تیج و تبرے کام لینے کا حصلہ کر تی ہے۔ دوسری جانب علمیت کے ذریعہ انسان اپنی استی کو ناچیز سمحقا موا تبھی اس قسم کا لغو اور کفر آمیز خیال دل میں نہیں لاتا۔ اور نہ کو ای وعوامے باطل کرنے کی جرأت + 4 55 (۲) جس بنا پر خدا لیعنی اوتار ادر پیغمری کا دعولے کیا جاتا ہے۔ اُس کو ثابت کرنے کی بالکل کوشش نہیں کی جاتی بلکہ اسے راز یا ارار سے پردہ سراہم پنال رکھا جاتا ہے تاکہ تار نظر وہاں تک نے پہنچ (سا) ضرایر جو لا تغیر ہے تغیر بذیر ہونے کا بیودہ الزام

کے بورا

ي كي درق

15 /

43

ار

مستحصاً دل ميں

لي جرأت

الزام

ادر اُس کے یکساں منشابیں تغیر و تبدل ظاہر کرنا به جمل امور خدا میں معمولی انسانی کروریاں داخل كرديت إيس- بيال تك كرائع كتركرت كرت كتر از بهائم با ديت إين - سائنس كي ب خطا آنكه نے صحیفہ قدرت کا مطالعہ کرتے ہوئے یا اپنے الك كى تواريخ كو يرصح بوئ كهي كوئ ايسا واقعه مشاہرہ نہیں کیا- جہال صارفع قدرت نے اینے افی الضمیر کو تبدیل کرایا ہو۔ ہم نہیں جانتے ك عقايد يا طله كے بيرو كارول سے يہ كمال سے اور کیونکر وریافت کر بیا۔ کہ خدا نے ایک دو جار وس بیس مرتبه ای است منشاو کو نهیں بدلا- بلکه وہ آبندہ بھی اسی طرح برلتا رہیگا۔ غور فرمائے کہ یہ لوگ خدا کے مجسم ہونے یا بیٹمبر کھیجنے کی کس طح سے توقعہ کرتے ہیں۔ پورائک کھتے ہیں۔کہ نشكلنك ادتار جوع والاسم - عيماني ير اميد بانسط سیھے ہیں کہ حفزت میں کھر جی اُکھیں کے محدول كا عقيده ہے كہ امام محدى پيدا ہو كے: م) خدا تے علم و معرفت کو فائز ہونے کا شوق علت اولے رضا کو شاہرہ کے میدان سے مٹاکر بست کردیا كيا ہے۔ يى طريق سلاشى حق كو ستوك كرسے والا ہے۔ اور سائنس کے سہل راستہ کو اس دکت

رعلت اولے کوجائے وقوعہ سے علیمدہ کر دبنا) سے د شوار گردار بنا و ما گیا ہے پ (۵) قصہ کمانیوں کے مداہب فداسے ہمارا تعلق جھوا ہمں ایک یر درد عقیدہ سکھانا چاہتے ہیں یہ عقد بذات ایسا تکلیف دو ہے کہ ہرایک ندسب کے بیٹا اول عداً يه تعليم ديتے ہيں كه ضرا بر جكه حاضر و ناظ ہے تاکہ وگول کا ول نہ وکھے گو بعد میں ان کے تول و فعل اس کے منافق ثابت ہوتے ہیں کیا اوتار اور پغمری کے عقیدہ کے حامی مذاہب کو باطل مخمرانے کے لئے میں بنا کافی نہیں ہے ک وہ انسانی فطرت کو مخیس بہونجانے والی ای قسم كى لغو تعليم ديتے ہيں -كه غدا صرف بهشت کی چار دیواری میں مقید ہے ہ (٦) خدا كا جسم مين أما يا بيقير و بني بحيجنا اس كے عل وانصات پر پانی پیم ویتا ہے۔ یعنی اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ چند افتخاص کی خاص رعابت رہا ہے اور باتی دنیا بھر کے آدمیوں سے مہند چھر لیتا ہے جو فداوند کرے کے انصاف اور رحم و کرم کے اس درج ستحق ہیں جتنے کہ مقبولان خاص ب (٤) جبكه خداكي فيام كاه كا لوگول كو پيته نهيں لگتا لو بنت پرستی اینا وخل کر لبتی ہے۔ بینی بر لوگوں کو

این طرف یر کر مرعو کرتی ہے کہ ضدا کی تیام گاہ بتوں کے اندر سے اور ایانداروں کی مائلے کو لینوں کی ظاہری جک دمک اور گوٹے کناری-سونے جاندی کے زبوروں وغیرہ سے چکا چوند میں ڈال دسی ہے، ٨) يكارى اور محاور جابل لوگول كى اس بنت برستانه خصلت کا خوب فائره أنهائ بين مندر اور غانقابی- ترمظ اور زبار لگائل خدا کے قیام گاہ-اور بیت الله مشهور مو جانت مین- مندرول اور خانقا ہوں۔ تیر مقول اور زمارت کا ہوں میں مبتوں کی زارت اور ج ویزہ کے لئے لوگوں کے گروہ كے كردہ جاتے ہیں۔ جہاں بجارى اور مجاور بوكم بالعموم مجم مخاست و مجل ہوتے ہیں اُن کو خوب الع الراع سے موندے ہیں * (٩) دين برحن كا أيك خاص كيفل يانتيجه يه مونا جاسية كة وه بمين خداكى قربت حاصل كرادك مر اس کے برعس یہ عقیدہ کہ فدا ہم میں نہیں ہے۔وہ ایک خاص جگہ مقیم ہے برائیوں کی تعداد کو بہت طرها دیا ہے۔ یہ طفلانہ خیال کہ فرشتے انسانوں کے كندصول پر سوار رہتے ہيں اور اُن كے حركات و سکتات کی گران رکھتے ہیں کسی کو بڑائی سے بچا نہیں سکتا۔ دجہ بیر کہ اول نو علم وعقل کی رشی

ن کے

W U

5-

54

لی اس

بهشت

کے معنی

a 5

كتا لو

وں کو

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

میں اس گھٹنت پر انسان کا اندرونی اعتقاد ہی تاریج نيس جم سكا - دورك ان مذاجب مين فرشتول الك اور دو تونوں کے متعلق جو قصے کہانیاں مانی جاتی تور این ده صاف بتلانی مین که فرشتے بھی بداخلاق یو آ ہوتے ہیں۔ رعب و حکومت میں آجاتے ہیں۔ اور و دا رشوت قبول کر لیتے ہیں 4 (۱۰) عقیدهٔ اوتار اور بیغمبری کا سب سے مکر وہ نتیجہ یہ سکنی ہے کہ غدا پرستی میں ایب ارکادط حائل ہو جاتی جو ہے۔ شرک وصدانیت کو دبا لیتا ہے۔ بینی یہ عقبدہ کیک لوگوں کو یہ گراہ کرنے والی تعلیم دیتا سے کہ ہم راہا راست خدا تك نمين بيكي سكتي- يه عقيده وكول کو اجازت نہیں دنیا کہ دے خدا کی بل واسطہ سینش وغیر کیں بلکہ یہ سکھاتا ہے۔ کہ بیج بچولیوں کو جو اُنہیں ہو کی مانند کمزور اور فانی ہیں ندر و نیاز دیں اور اُن سے کے وسلہ سے اپنی دعائیں ضاعک میونیائیں + کر۔ القصة نام اس قسم کے مائی کھا لوجیکل عقیدے کی انسانوں کو اس یاک پروردگار سے منحف کرانے ہیں۔ ادر مردم برستی اور شرک و کفر کو پھیلانے ہیں کو ان میں کہبں کہیں کوئی ذرہ و حدانیت اور خدا پرستی کا بھی نظر آجاتا ہے۔ لیکن فی البجلہ یہ طراق کفر و الحاد کے الیا ہی قریب ہوتا ہے جیسا کہ شام کی شفق کے قریب

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kos

ناد ہی تاریکی۔وج بیا کہ انسان اور اُس کے خالق کے درسیان ستوں ایک تاری جسم کو طائل کرویتا ہے جیسے زمین اور جاتی سورج سے درسیان جاند ہماتا ہے۔ اور اس طع سے اخلاق بر ایک روحانی گرمن بر ماتا رویی سورج کو لگاکرعقل - اور و دانش کو جزواً یا کلا الرک کر دیتا ہے۔ اس کروہ اور مفرکانہ عقیدہ سے کامل وسلکاری کی میں ایک تدبر مو بجر یہ سکنی ہے کہ وید مقدس کی تعلیم کو تبول کیا جاوے بال جو ہمیں صاف طور پر یہ ہدایت کرتا ہے کہ بر ماعا سروویا عقیدہ کی ہے۔ وہ تام موجودات کے اندر ایک سم سایا ہوا ہم برا ہے۔ اسی لئے دید میں اُس کو سروا نتر اُسٹا کر کر بکارا وگوں گیا ہے۔ اسی طی سے ہم ان بہتے بچولیوں رہیمغبروں بِسَنْ وغِره) کو جو ہم کو پر تو حق سے بہت کھے مودم کردیتے نہیں اپنے راسنہ سے دور کر سکتے ہیں۔ اور اسی زندگی أن تح اندر ائس نور مطلق برور دگار كا علم ومعرفت عاصل رکے منشہ جنم کو سپہل کر سکتے ہیں اور بیرہی آربر سلج کی تعلیم تیے یہ اوم ستم 4

عام ف

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kos

آريبير كالابور صفحه كايه غنة دارا ضاربرسنو كوأنكريزي زبان مين لامور سينجاب أربيريني مدهى ر ما سروا محصانجا للبوركي طرف سے شائع مونا ہجہدیں مدک هم سمبندهی ساحار اور گوروگل دید رجار فنذآدي فندول كيمتعلق خرين اورويدك سدهانتول برسانت را ہوا ہے بیت ہوتی ہے اور تام لوگوں کے لئے رومے زمین کی تازہ اور لجيب جري يقى درج موتي بين حنده معهم محصول داك لامور والواس للعم كالكاروا وربام والول سے بايخوميد ياجا اے - ايك برجدك فتيت ارسے-اربساومكرس ید به اصفی کا ما بنوار رساله اُردوز بان میل سرماه مردوارسے سًا تَع ہوتا ہے اس میں آروو دانوں کے لئے ویدک دھرم سؤا اور ویکرست متانترول کی نسبت مفصل عالماند بحث موتی ہے سالاز چذه مع محصول داک صرف مین رویئے - درخو استیں تهام لاله وربر خدمتيجر

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

ب ت و دیا اورت و دیا سے جو یدار قد جانے بیل اُن آ دی مول برمیشور ہے۔ ٧- ايشورسيدانند سروب - نراكار سروشكنيوال- نياكاري- ويالو- أجمانيا نروكار-آنادي- انوي- سروادهار سروشيور سرود ما يك - سردانتزيامي-ان اوراجعے -نت بوترا ور مرشقی کراہے اسی کی ایاسناکرنی توکییہ ہے۔ سم- وبرت وزياول كاليتك سب ويه كالرهنا يرسانا اورتسننانسا نامب الم- ست رص كانداورات كيمورن من مرودالدت رساعات ٥- سب كام وومانوسارارتها تست اوراست كرو والكرسة وابير ٣- سنسار كاأيكار كرنا آريهماج كالحبيراً ديش ہے۔ارتفات تنايرك أنك اورساما حك أنتي كرنا-ک- سب سے پرتنی پوروک وه وانوسار پنھا ہوگ رتنا جاستے ٨- ١وريا كاناش اورودياكي وروهي كرني حاست ٩ برتيك كوابي مي أنتي سي منتسَّف زريباً جائيت كننوسب كي انتي بى كى يقتى چىتى . سېدىنىتىق كوباما جىك سردىتىكانىتىم بالىنە بىل تېرىنىترىنا چاپىتىكا يرتك سكاري نيم من سوتنتر بي +

اربدلتك برجار سنسا يرمانا ي وويانا جواس شخرك ونوشوك مكت من مايك وكر اسب كوانتظامين ركفتام وهان وركداناب مرويد-ادهاء. مترا-زبرنكراني وابنام مهاشه وزبر حندا ومقطأنا محكآرر يبشك يريا تنزيني أربيرني مرقى جعاينجاب تياربوكر 19. A m C2 = 196 4 44 . 4

सा० संख्या पंजिष्ठा भ

पानका सर्च्या

पुस्तकों पर सर्वमकार की निशानियां लग

कोई विद्याशी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं रख सकता।



ما ما ما کی سروول کی استواس متوک و فیر متوک جگت میں متوک و فیر متوک جگت میں دیا گیا میں دیا گیا میں دیا گیا ہے دو ایشور کمانا تا ہے (پیجوید ۲۰۰۱)

دنیا میں اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر تام جال کے فیلسٹوٹ متفق الرائے ہیں تو وہ یہ ہے کہ «ایشور سرویا کی ہے کہ «ہم خا میں رہتے ہیں " ہر مہرط سیٹیسے صاحب فرائے ہیں کہ در اس بر بہانڈ میں اور خود جارے اندر جوشکتی دخاا سفلہ ابتہ قدرت کے وزیعہ سے ہر جگہ موجود پائی جات ہے۔ اُس کے اند ہم رہتے حکت کے اور زندگی بسر کرتے ہیں ہے جب خود اپنی کتب مقدسہ کا اور زندگی بسر کرتے ہیں ہے جب خود اپنی کتب مقدسہ کا مطابعہ کرتے ہیں تو ویدک فلاسفی جو تنام روئے زمین مطابعہ کرتے ہیں تو ویدک فلاسفی جو تنام روئے زمین

کے عادم حقیقی کا منبع و مخرج ہے اور جس کے سجھنے کے اور جس کے بہونے کے اور جس کے بہونے کے اور جس کے برادہ عقل و ادراک ادر فہم و فراست کی حزورت ہے برطے رور سے نابت کرتی ہے کہ «بھواس متحرک و غیر متحرک جگت میں ویا پک ہوکر سب کو انتظام میں رکھتا ہے وہ ایشور کہاتا ہے ، دمتام اوک لو کا نتر اس میں قائم ہیں " در دوہ پر میشور سب مخلوق میں محیط ہوکر سب کا وہاران کررہا ہے " او پنشدین بھی جو کہ آریہ ورت کے علم الهیات کا مخزان میں اسی رائے کا اظہار ورت کے علم الهیات کا مخزان میں اسی رائے کا اظہار ورت کے علم الهیات کا مخزان میں اسی رائے کا اظہار و بسیط کل ہے "

صرف کتابی شہادت پر ہی ہمارا یہ عقیدہ مبنی نہیں ہے کہ سر راتا سرودیا کی ہے روز مزہ کہ سر راتا سرودیا کی جے بلکداگرہم اپنی زندگی کے روز مزہ کے سخ بات اور واقعات پر غور کرس ۔ تو ایک حق جو دل کے لئے ہئت بڑی شہادیں ایسی مُہیا ہو جاتی ہیں ۔ کہ

- (१) ई शा वास्यमिदं सर्व पत्किञ्च जगत्यां जगत्।
- (२) तस्मिन् इतस्य भुवनानि विष्वा।
- (३) विभुत्रज्ञासु
- (४) एको वशी सर्व भ्तानारातमा।

per

عقل و

روا ک

متام

ن س

له آرم

16

محيط

رخره

ول

به اعتقادی پاس یک نہیں آسکتی - شلاً اگر ہم سر کرتے ہوئے سی کھیت کی جانب نکل جائیں۔ تو ہمارا یہ عقیدہ كدررير اتما سرووليك ب، خود بخود استحكام بذير بوتا ب-دہاں ہم سرسنر وشاواب فصل کو حرارت انتاب کی وجے فَيْحَتِي كِي جانب مائل وتي خ بي - ليكن حيد ماه بيشتر وجي كست صاف جه سدان يرا كفا- الركوئ كاشتكار إيل کھیت کو نہ ہوتا تو وہاں ایک پتر بھی نظر نہ اُتا۔ اس سے ظاہر ہ ک اگر اُس کیت میں نیج نہ بھھٹے جانے تو کوئی ساوار ہراز نہوئی یا دوسرے الفاظ میں بول کرسکتے ہیں۔ کہ یہ تھ ریزی کا نتیجہ ہے۔ علے ہذا جو مثال اس موقعہ پر عاید ہوئی ہے وہی عام نباتاتی عالم پر کساں صاوق السکتی ہے۔ یعنی کہ پورے بیجل سے پیا ہوتے ہیں یا ابی طرح جطول يا ظلمول وغيره سے - جونك ج اول ميں حوالا جانا ہے. اور پودے بعد میں پیدا ہوتے ہیں۔اس سے سائنس کی متاد زبان میں ان کو مظہر نا ات میں علت و معلول کے نام سے نامزد کیا گیا ہے ب اب اگر ہم اپنے مشامرے کو عالم حیوانات کی طرف بھیائی تو دبال بھی بلا تفاوت ہی علت و معلول کا سلسلہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً ایک انڈے کے خول کے اند سے ایام سینے بعد الك نوبمورت كبور برامد مو جانات - غرضيك جو يك ام روسی زمین پر و محصف میں وہ صرور کسی خاص باعث

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

كا نتيج ہوتا ہے۔ بنير بلت كے ہم دنيا ميں كوئى سى بھى تصور میں نہیں لا سکتے ہ دل کے فطرق خاصہ سے ہم اپنے ارد کرد کی اشیاء کے لهاعث ورمافت رمنے کے لئے محبور کئے جاتے ہیں اور سیج ک علداری بین مشاہرہ سے دل سے اس میلان کی بلا شبہ تصدیق ہوتی ہے۔ صباکہ نکورہ الصدر مظالوں سے وضح كياكيا ہے- ہمارا دل كسى ايسى مقدار سى كو تصور ميں نہیں لا سکتا جو کہ مطلقاً نئی ہو-بلکہ یہ ہر ایک چیز کو بیشتر سے موجود اجزا کی صرف تبدیل صورت خیال ترا ہے یس یہ ونیا اور ما فیما خاص خاص بواعث کے نتائج میں-يهر أكر بهم إن بواعث كي فرداً فرداً جائيج پير تال كرين - لو چھال بیں کرتے ہوئے انجام میں چند ابتدائی اصول رہ جانے ہیں جو کسی حالت میں ندانہ دیگہ بواعث کے نتائج نهیں ہو کتے۔ یہ اصول صرف تین ہیں۔ فلسفہ میں ال كو عِلتَ فاعلى - علت مادى - اور طالب عير كا نام دا كيا ہے۔ علت فاعلی اُس کو کتے ہیں کہ جس کے بنانے سے کوئی شے بن مے-اور جس کے نہ بنانے سے مجھ نہ سے جو خود کسی سے نہ بنا ہو اور دوسری چروں کو بنا کر مختلف صوروں میں ظاہر کرے۔ علت فاعلی وو قسم کی ہے۔ ایک عام کامنات کو حالت علت سے بناسے والا - قائم نظم والا اور فنا كرين اور نيزسب كا انتظام كرين والا اور مقدم

عِلْت فاعلی پر آتا ہے۔ دوسرا پر میشور کی کائنات میں سے اشاء کو سے کر کئی طریق سے مختلف چیزیں بنانے والا دوم عبت فاعلی جیو (روح) ہے۔ عبت مادی اس کو کینے ہں۔ کہ جس کے بغیر کھی نہ سنے اور وہ بنانے سے مختلف صورتول من ظاہر ہو اور کھر بگڑ جائے۔ عِلت اوی بر کرنی یعنی مادی جس کو تام کائنات کے بانے کا لواز مرکبتے ہیں۔ علنت غير أس كو كمن إلى كه جو بنانے كا آلد اور عام علت ہو-جب كواع جز بنائي طاقي المهدتب مختلف دريعول ليدي -علم - لگاہ - طاقت ہا تھ اور طی طح کے آلات اور مکان زمان-اور آکاش رخلا) علت عام کی صرورت ہوتی ہے۔ مثلًا حبل علم سے کہ ہم لکھ رہے ہیں۔اُس کا بنانے والا كاريكر علت فاعلى سے - لوا وغيره مصالح جس سے كه قلم بني سے - عليت ماوي سے - اور كل وغيره علت غير ہے۔ اِن نین علتوں کے بغیر کوئی شے بھی شیں بن سکتی اور نہ بڑ سکتی ہے۔ مگر یہ ہمیشہ فرہن نشین رکھنا چاہئے كه علم كى صداقت جوكر جم اس طراق بر دنيا مين طال كتے ہيں دہ ہارے ہى ادى رُة كى نا چز مدود كے اندر محدود نہیں ہے۔ ملک بے یاباں خلا کے اندرسے ہوئے انگنت وک لوکا نترول عک اس کی رسافی ہے۔ بطور نظیر ہم دریا نت کرتے ہیں کر کیا علم ہیت سے شماروں کی صراقت کسون خسون نہیں ہواکتے ہیں؟

U

در حقیقت ایسا کبھی نہ ہوتا اگر ہارا علم اس مادی گرتے کی اشاء کے دائرہ سے اہر نہ جا سکنا کہ يس جو کھ کہ اور کھا گيا ہے اُس سے يہ صاف ظام سے کہ علت و معلول کا باہمی تعلق اس قدر گاڑھا۔ لائنفك اور غير متعمر عد كوئي نتيج ظهور ين نهيس أسكة -جب تك كه أس كا لمحقم باعث موجود نه بهو-علت كو ايك طون ركم ويجيع اور معلول كي استى نا بود ہو جائگی پس تام چیزیں اپنے بواعث کی موجود گی سے اپنی جسی میں قائم رکھی جاتی ہیں-ان بواعث میں سے سب ے صلی اور انتہا درجہ کا عزوری باعث۔ بعنی علّت اولے ير ماتا ہے۔ جس كى موجود كى اس كائنات كے ورة ورة يس درخشال سے - علاوہ ازيں جو تک اس ونيا كى مام یمزی جیشه بنتی اور بگراتی رستی این ادر اس بنیخ ادر بُون میں کسی انسان کا ہاکھ نہیں ہوتا ہے۔ اس کئے صف پر ماتماکی موجودگی ہی نہیں بلکہ مر دنت اس کا وست قدرت ہر جگہ کام کرتا ہوا نظر آنا ہے 4 اگر ہم دور بین سے ذریعہ سے لکن منڈل کا مشاہدہ کیں تو بے شار لوک اوکانٹر ہمارے کرو سے برابر بلکہ ایں سے بھی بھت بڑے بڑے اکاش کے اندر سے ہوئے ورشی گوچر ہوتے ہیں۔قوانین قدرت جن پر کہ ہمارا تمام علم مسنی ہے اپنی ہمہ جالیگا نگت اور مطابقت کی

بنا پر ظاہر کرتے ہیں کہ وے بھی اُسی معمار حقیقی کے کام ہیں- اور چونکہ وہاں جیسا کہ اور جگہ ہوتا ہے۔ متام اشاء ہر کمحہ موت و حیات کے دروازوں سے ہوکر گزرتی رہتی ہیں۔ برصاتماکی موجود گی ان کے اندر ہر وقت یکسال رستی ہے۔ دور بین کے شیشے جس قدر دور نا ہونگے اُسی قدر دیادہ اور بے شار کڑے ہمیں دیجائی ویل گے۔ بهال مک که این قدر فی مشابت اور یکا نگت کو دکھ ک ہارے دل میں یہ خیال جاگریں ہو جاتا ہے کہ خاتی موجودات بے پایاں آکاش کے اندر ایک سم ویا یک ہے بس پر ماتا کی سبت ہمیں یقین واثق مو جاتا ہے۔ که وه بر جگه کیسال اور ایک بی وقت میں تمام کائنات كے ہر طبقہ كے اندر حاضروناظ بھے۔ برما تماكى الكنت صفات میں سے اس ہمہ جا حاصر و ناظ ہونے کی صفت سے لا بر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دہ سی جگہ کھے اور سی جُدِ بَيْ اور نيين ہو سكتا بلكہ يرى يورن ہے يعنى ہرجكہ کیاں اور کمل ہے ج اسی طرح سے اور قیاس فرائے کہ نوع انسان کی عالماً

اپنی

5

اسی طرح سے اور قیاس فرائے کہ نوع انسان کی عالملیہ دانش باطنی یا القاء سے بھی پر اتا کی سر دویا بکتا کی تصدیق ہوتی ہے۔ جا آپان- چین- برہما۔ انڈیا- ایران- یونان - آلمی- فرانس- انگلینڈ اور امرکیہ کے باشندے ایک ہی وقت میں اینے ہوا کا فر ممالک میں دعائیں مانگتے ہیں اور صدق دل

سے یقین رکھتے ہیں کہ خدا ہماری مناجات کو مُنتا ہے۔
اور جو کھے ہمارے دل یں گزرتا ہے۔ اُس کا محاسبہ یا جُلِیخ
پڑال کرتا رہتا ہے۔ اگر خدا محیط کل نہ ہو تو یہ امر دا قعہ
ظہور ہیں نہیں آسکتا۔ بیں پر حماحاً کی سر ددیا پیتا عقل
کا مصالحہ اور نوع انسان کا فطرتی یقین ہے۔ علاوہ ازیں
خدا کو ہمہ جا حاضر و ناظر ماننے میں نہمت بطے فوائد ہیں۔
مثال کے طور برہم صرف پانچ ذیل میں دج کرتے ہیں۔
اور اُن کی توضیح ناظرین کی قوت شخلیہ پر چھوڑتے ہیں۔
ور آت رنگ وصورت ہر شخص پر حافیا تک رسائی صل
کر سکتا ہے ہو

(۲) ووسرا فائدہ - صرف ہی عقیدہ اسرار کائنات کی عقدہ کشائی کر سکتا ہے - اور اس وجہ سے اُن وہی وجودوں کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے جنہیں شاعرانہ خیالات لئے پیداکیا ہے - اور جن کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ نظام کائنات کے نہتم ہیں ب

(سا) تیسرا فائدہ۔ یہ ہر قسم سے پوپ ڈم ادر گورد ڈم کی نے کئی کرتا ہے۔ ادر مذہب کے نام سے غلامی پھیلائے والے اور مردم پرستی کو رواج دینے والے متفتی اشخاص کے مکرد فریب کی یوری یوری تلعی کھولتا ہے ج

(١) يوسطا فائده- يو عقيده بهارك دلول عن ايك ايسا

اک افر پیدا کر دیتا ہے کہ جس سے ہم بیٹی روحانی آزادی كو فائز ہوتے ہيں اور اپنے آپ كو ہر وقت اس سرووا كي دیا لو جگت جننی کی پریم گود میں موجود یاتے ہیں۔جو کہ تام راحتوں کا سرچشمہ سے اور ہارے سفر دُنیا کا آخری کھکا نہ ہے۔ اس طح پر وہ پر ماتھا ہمارے خیض اور پرستش کا زوک تری مقصد ہوجاتا ہے 4 (۵) یا کوال فائدہ - یہ عقیدہ ہماری خوے و خصلت کی بد اطواریوں کو صاف کرتے ہمارے روحاتی قوائے کو غیر معمولی تقویت دیتا ہے اور ہارے افرر نوجیوں پیدار دیتا ہے م اگر کوئی شخص میک مرتبرصدف ملسے بیر ماننا کو ہر جگہ حاضر د ناظر سی کے ادر یہ تشجیر کرمے کہ وہ جارے نام خیالات کو ادل سے افریک جزواً گُلاً جانات ہے اور جو محدیم کے اس اُسکے نتائج سے بھی وہ با فرہے تو وہ یک گفت برائ سے باہر آجا تا ہے۔ ہاں کے کہ دہ تاریک سے اربک اور تہا سے تہا گوشہ میں بھی عیب کرنے سے وک جانا ہے جکہ ول کی شرارے دور ہو جاتی ہے تو روح اینے زاتی جاہ و جلال کے ماتھ علنے مگ جاتی ہے۔ وہ مخلوقات کے رو برو اپنی کامل پائیزگی کی وج سے عالى موجاتى ج-اوراس سے ازس الى بىك كام ظهو س آئے ہیں ج میکن دمین عیشوی-اشلام اور بورانک مت متانترجن کی

: 6

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

بنیاد که دور از قیاس تصے کمانیوں اور بعیار عقل انسانوں

ادر داستانوں پر رکھی گئی ہے۔ اس یاک عفدہ کے بحائے تعليم دينے ہيں كه ضا ساتويں أسمان پر يا بكنط بن مقيم ہے۔ جهاں ہروتت فرشتے۔ اینجل یا السیائی صف اندھے اس کے حصور میں کھڑے ہی اور دن رات اس کی حدوثنا کے گت گارہے ہیں۔ گویا وُنیادی بادشاہوں یا را جوں کی طح وہاں درار لگا ہوا ہے۔ ضاکے احکام و فرمان بجا لانے اور پنام بہونجانے کے لئے خاص خاص زشتے یا دوت مقر ہیں جو ہر وقت اپنی ڈلول پر موجود رہے ہیں- موجودات کے انتظام کے سے ہرایک صيف کا جُدا جُدا فرشة مهتم ہے۔ کسی کے سرو نباتات عالم کا انتظام ہے۔ کوئی حیواناتی عالم کا مینجر سے۔ رو فرشتول کی یہ ڈلو لی ہے کہ وہ دن رات اسانوں کے اعمال لکھنے رہتے ہیں-حات وموت کے فرضتے جُدا جُدا ہیں۔ غرضیکہ خدا اسی کے کارکنوں اور موکلوں کے سمارے اپنی خدائی جلا را ہے۔ سوائے کا ہے کا ہے کبور کی شکل میں زمین پر أترانے- باولوں كى اوط يس بغمروں كے ساتھ بات چيت كرنے اور مجھى كبھى اوتار وإرن كرنے كے وہ شازو اور ہی اینے جائے قیام سے قدم باہر رکھتا ہے اس طفلا نہ عقیدہ کی بنا اس نلط خیال پرہے کہ خدا سے صرف زمین اور آسان کو ہی پیدا کیا ہے۔ آسان پر تو وزشتے اور حوربی یا اینجل یا انسپرائیں آباد ہیں۔ اور زمین انسانول

اور حیوانوں وغیرہ سے آباد ہے۔ انترکش میں ہو سے شمار وی دکانتر نظر آسے ہیں۔ وے تندلیس یا اسی قسم کی اور زیبایشی چیزیں ہیں جو کہ آسان کے اندر جوای سوائی ہیں۔ یا دیو سے اور رشی ہیں۔ جیسا کہ پورانکوں کا عقدہ سے لین علم ہتیت برے زور سے ثابت کرتا ہے کہ مرف ہماری زمین ہی انسانوں وغیرہ سے آباد نہیں ہے۔ بلکہ اور بھی مے شار وک لوکانٹر ہماری دنیا کی طرح آباد ہیں۔جن میں سے بعض اتنے بڑے بڑے ہیں کہ ہماری زمین اُن کے مقابله میں کھے بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ ضراکی بادشارت صرف ایک سورج - چاند اور جاری زمین یا ایک ہی سولر سٹے کے اندر محدود نہیں ہے۔ لکہ بے شار سوسج-بے شار جاند- بے شمار سیارے اور انگنت سوار سے ہیں جو کہ اس عالمگیر طاقت کے سمارے بے یابال خلا کے اندر اینے اپنے راستوں پر چکر لگا رہے ہیں۔ خدا کو تام لوک لو كانترول بين غير موجود اور صرف أسان مين مقيم ماننخ سے یہ سوال عقلی طور پر مرکز عل نہیں ہو سکتا کہ فدا ايك فيك يربيه الوا موجودات كانتظام كيؤكركم سكتاب اور ہرایک کے ول کی بات کیے جان سکا ہے۔ کسی محدود ستى يا وجود كى طاقت يا علم غير محدود نهين بوسكتا اس سے اگریر ماٹا کو سروویا کی نہ مانا جاوے تو وہ علیم کال بھی نہیں ہو سکتا اور علیم کال نہ رہنے سے موجودات

كا خالق و مالك نهيس تصر سكتا . وه ايك برائ نام خدا ره جانا ہے۔جس کے ماننے یا عبادت کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ بلکہ بول کھنے کہ انس کی ہستی ہی معدوم ہوجاتی ہے۔ یہ امر محتاج بیان نہیں کہ موجودات کے اندر ہر وقت کئی قسم کے تغیرات و تبدلات تام بنی ہوئی ہٹیا، ك اندر واقع موت رست بي- برلمه ب سفار جا ندار پیدا ہوتے اور مرتے ہیں یہ عام مظہرات جن سے وقوع ینرر ہونے سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ایسے نتاہیج ہیں جو کہ عام کروں میں ظہور نیز ہوتے رہتے ہیں-اس سے ان کے بواعث اور خصوصًا اُن میں سے سب سے مقدم باعث میعنی علت اولے خدا تھی کروں کے اندران کے سائق موجود ہونا جائے۔ کیونکہ علت و معلول کی مستی اور فعل کا انحصار ہلینہ لازم مروم مہونے کے سبب اور أن كا باجى تعلى اس قدر نزديك اور لا ينفك مؤا ہے کہ اُن کو ایک دورے سے صُل نہیں کیا جا سکتا -علت فا على كى عدم موجودگ مين كوئ فعل يا واقع وفوع پذیر نہیں ہو سکتا۔ تام سلسلۂ سائیس میں ایک بھی شال ایس قسم کی نہیں ملی کہ جو یہ خابت کرسکے که واقعات اپنے اصلی علتوں کے بغیر بھی وقوع میں آجایا کرتے ہیں لیکن اگر سروویا کیتا کے کاموں کی تکمیل کے لئے مخدا کے مجائے ویکر کار کن مقرر کئے جا دیں تو بہت سے

خدا یا دیوتا ہو جائیں گے۔جس سے دصرا نیت کافور ہوگا۔ اور فرک قائم ہو جائیگا۔ اگر جیتنتا (ذی شعوری) کے کاموں کو مادہ کی ازاریت سے منسوب کیا طاوے تو جا اس فداکی جستی کے اثبات میں کوئی کھی نبوت نہیں رہے گا۔ اور ہم وہریہ بن کے بے کنار سمندر بن عاطیں گے۔ قصتہ کمانیوں کے نداہب کے یہ عام واللہ عیوب پر ماتا کی سروویا پکتا سے اس سِد ہانت سے ساتھے كافور ہو جائے ہیں۔ خداكو ایك ظله ير مقيم ماننے كے عقيد برجو اس قسم کے بھاری اعتراضات بیدا ہوتے ہیں۔ قصة كمانيول كے مذابب إن كاكوئي سلى بخش جواب نہیں دیتے۔ انہوں سے صرف تہی وماغ اور کرورطبیعت انسانوں کے لئے یہ وصکوسلہ کر رکھا ہے۔ کہ جب تبھی وننا میں گناہ برصہ جاتا ہے تو خلا آیٹے جائے قیام کو جھوڑ كر خود دنيا كے اندر آتا ہے يا اپنے سى خاص سفيريا ليكي کو چھیج ویٹا ہے۔ لیکن چونکہ ضا کے اوٹار اور پغیمبر (كيؤنك إن نامول سے وے يكارے جانے ہيں) أنہيں قوانین کے تابع تھے۔ جن نے اتحت کہ دیکر مخلوق این اور اُن کاموں میں اُن کا مطلق وظل منیں مقا جو کہ قادر مطلق طاقت کے متاج بیں۔ان کا مشن پائیہ شوت کو جیس ہونے سکتا۔درتوادرددگناہ کو بھی دُنا سے كم نسي كرسك بوك أن كے متن كامقعد كا بك برعاس اس

اُنہوں نے انی منالوں ہے گناہ کو تفویت دی اور اُن کے بعد گناہ ادر معی طرحکیا۔ جیباکہ زاریخ رورد کران جگر خاش تباہیوں کی درنگر کمانی بان کرانی ہے جوکہ مندوازم کے سنگراموں - دین عیسوی سے کردسٹروں۔ ادر محدن ازم کے جہادوں ہیں بنی نوع انسان پر نازل ہوئیں۔ اس قسم کے جھتے تو ہات باطلہ کے بے شمار بڑے نتائج کیں سے ہم صرف مثال کے طور پر ذل میں وئل بان کرنے ہیں :-(۱) جمالت شدہ شدہ اس امر کی متقاضی ہو جاتی ہے۔ کہ وہ بیغری یا اقتار کا دعوے کرنے لگتی سے۔اور اس مقصد کو عاصل کرنے کے لئے تیج و تبر سے کام لینے کا حوصلہ بکراتی ہے۔ دوسری جانب علتیت کے ذریعہ انسان اپنی ہستی کو ناچیز سمجھتا موا مهمى اس قسم كا لغو ادر كفر آميز خيال دلين نہیں لاتا۔ اور نذکو لئ دعواے باطل کرنے کی جرأت + 4 5 (٢) جس بنا پر خدا ليني اوتار ادر پيغمري كا وعوال كيا جاتا ہے۔ اُس کو ٹابت کرنے کی بالکل کوشش بنیں کی جاتی بلکہ ایسے راز یا ارار کے پردہ میں پنال رکھا جاتا ہے تاکہ تار نظر وہاں تک زعینی (٣) ضراير جو لا تغير به يغير بدير موسة كا بيوده الزام

ادر اُس کے یکسال منشا میں تغیر و تبدل ظاہر کرنا يه جمله امور خلا بيل معمولي السائي كمزوريال داخل كرديت بيں- بيال تك كر اسے كتر كرتے كرتے ار بائم با دیتے ہیں۔ سائنس کی بے خطا آتکھ نے صحیفہ قدرت کا مطالعہ کرتے ہوئے یا اپنے مالک کی تواریخ کو بڑھتے ہوئے کھی کوئی ایسا واقعه مشامره نهیل کیا- جهال صانع قدرت نے اپنے مافی انضمیر کو تبدیل کرایا ہو۔ ہم نہیں جانتے کہ عقاید با طلہ کے بیرو کاروں نے یہ کہاں سے اور کیونکر دریافت کر لیا۔ کہ خدا نے ایک دو جار وس بیس مرتبه ای اینے منشاء کو بنیں بدلا۔ بلکہ وہ آبیدہ بھی اسی طرح برلتا رہیگا۔ غور فرمائے کہ یہ لوگ خدا کے مجسم ہونے یا پینمبر بھیجے کی کس طح سے وقد کتے ہیں۔ پورانک کھتے ہیں ۔ کہ نشكانك ادتار موسط والاسم- عيسائي يه اسيد بانع منعظ ہیں کہ حفرت میں کھر جی اُعلیں کے مرول كا عقيده سے كه امام مهدى بيدا ہو كے: (٧) خدا کے علم و معرفت کو فائز ہونے کا شوق علت اولے (خد) کو شاہرہ کے میدان سے بٹا کر بست کردیا الا ہے۔ ہی طریق متلاشی حق کو ستوک کرنے والا ہے۔ اور سائنس کے سہل راستہ کو اس ورکت

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

رعلت اولے کوچائے وقوع سے علیمہ کر دبنا) سے وشوار گرار بنا و یا گیا ہے 4 (۵) تصر کمانیوں کے مذاہب خداسے ہمارا تعلق جھوٹار ہمیں ایک پر درد عقیدہ سکھانا چاہتے ہیں یہ عقیدہ نا تا ایا تکلیف دہ ہے کہ ہر ایک ندسب کے پیشوا اول عمداً يه تعليم ديت بي كه خدا بر جكه حاضر و ناظ ہے واکہ لوگوں کا دل نہ وکھے گو بعد میں ان کے تول و فعل اس کے منافق ثابت ہوتے ہیں کیا ادنار اور پغمری کے عقیدہ کے طعی مذاہب کو باطل عمرانے کے لئے بہی بنا کافی نہیں ہے کہ وہ النانی فطرت کو گھیس بہونجانے والی اس قع کی لغو تعلیم دیتے ہیں۔ کہ خدا صرف ہستت کی چار ویواری میں مقید ہے ہ (٤) خدا كا جسم ين أنا إستمير د بني بحيجنا اس كے عدل و انصاف پر پانی پھر دیتا ہے۔ یعنی اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ چند انتخاص کی خاص رعابت رہا ہے اور یاتی ونا بھر کے آومیوں سے مہند پھیر لیتا ہے۔ جو ضاوند کرے کے انصاف اور رحم وکرم کے اسی درج ستحق إس جتنے كه مقبولان خاص ب (٤) جبكه خداكي قيام گاه كا وگول كو پتر نهيل لگتا تو الله الله وخل رابيتي ہے۔ بعني ير لوگول كو

این طرف یا که کر مدعو کرتی ہے کہ خدا کی قیام گاہ منتوں کے اندر سے اور ایانداروں کی آنکھ کو بنوں کی ظاہری چک دیک اور گوٹے کناری-سونے جازی سے زبوروں وغیرہ سے چکا چوند میں وال رسی ہے، (٨) پنجاري اور مجاور جابل وگول کی اس بت برستانه خصلت كا خوب فائده أعطالة بين- مندر اور ظانقابی - ترعة اور زارتكابل خدا كے قيام كاه-اور بیت الله مشهور مو طفع بین- مندرول اور خانقا مول- نير مقول اور زبارت كامول مين ميول كى زارت اور ج وعزه كے لئے وكوں كے كرده کے گردہ جاتے ہیں۔ جہاں بچاری اور محاور ہوکہ بالعموم مجسم سخاست ومجل موتے ہیں اُن کو خوب اللے انترے سے موثر ہے ہیں ، (٩) دين برحق كا ايك خاص كيفل يانتيجه يه مونا حاسة كه وه جين خداكي قبت ماصل كرادك مر اس کے برعکس یہ عقیدہ کہ خدا ہم میں نہیں ہے۔وہ ایک خاص جگه مقیم ہے برائیوں کی تعداد کو بیت برصا دیتا ہے۔ یہ طفلار خال کہ فرشتے انسانوں کے كندصول پر سوار رہتے ہيں اور اُن كے حركات و سکتات کی گران رکھتے ہیں کسی کو بڑائی ہے بچا نہیں سکتا۔ وجہ بیر کہ ادل تو علم وعقل کی رونی

میں اس گھٹت پر انسان کا اندرونی اعتقاد ہی نہیں جم سکا۔ دورے ان نداہب میں فرشتوں اور دو تن کے متعلق جو قصے کہانیاں مانی جاتی ہیں دہ صاف بتلائی ہیں کہ فرشتے بھی بداخلاق ہوتے ہیں۔ رعب و عکومت میں آجاتے ہیں۔ اور رشوت قبول کر لیتے ہیں 4 (۱۰) عقیدهٔ اوتار اور پینمبری کا سب سے مکر وہ نتیجہ بر ہے کہ غدا پرستی میں ایک مرکاوٹ عامل ہو جاتی ب - شرک وصدانیت کو دبا لیتا ہے - تینی یہ عقیدہ لوگوں کو کی مراہ کرلنے والی تعلیم دیتا ہے کہ ہم براہ راسٹ ضا تک نہیں میگوینج سکتے۔ یہ عقیدہ لوگوں کو اجازت نہیں ویتا کہ دے خدا کی بل واسطہ رینش کیں بلکہ یہ سکھاتا ہے کہ نیج بچولیوں کو جو اُنہیں کی مانند کرور اور فانی میں مندر و نیاز دیں اور اگن کے وسل سے اپنی دعائیں ضاعک بیونیائیں + القصة نام اس قسم كے الى كھا لوجيكل عقدے انسانوں کو اس یاک پروروگار سے منوف کرانے ہیں۔ اور مروم پرستی اور شرک و کفر کو پھیلانے ہیں گو ان میں كهبل كميل كونئ ذره و حدانيت اور خدا يرستى كالجمي نظر آجاتا ہے۔ لین نی الجلہ یہ طریق کفر و الهاد کے الیا ہی قریب ہوتا ہے جیسا کہ شام کی شفق کے قریب

تاریکی وج بیا کہ انسان اور اُس کے فالن کے درمیان اک تاریک جسم کو عائل کرویتا ہے جسے زمین اور سورج سے ورمیان جاند آجاتا ہے۔ اور اس طع سے به ایک روحانی گرین بر ماتا رویی سورج کو نظار عقل و دانش كو جزواً يا كلاً تارك كرويتا مهم- اس كروه ادر منے کان عقیدہ سے کامل وسنگاری کی بھی ایک تدبیر جو سنی ہے کہ وید مقدس کی تعلیم کو قبول کیا جا وے جو ہمیں صاف طور پر یہ مرایت کا ہے کہ بر ماع اسروول یک ہے۔ وہ تام موجودات کے اندر ایک سم سایا ہوا ہے۔ اری کے ویدیں اُس کو سروا نتر اُسٹا کر کیاا كبا ہے۔ اسى طح سے ہم ان بہت بچوليول ريمغرول وعره) کو جو ہم کو پر او حق سے بت کے مودم کردیتے ہیں اپنے راسنہ سے دور کر سکتے ہیں- اور اسی زندگی تے اندر ائس بور مطلق برور دگار کا علم و معرفت ماصل رکے منشہ جنم کو سپل کر سکتے ہیں ادریہ ہی آریہ ساج كى تعليم تنبي له اوم ستم 4

عام ت

ہے جس سارمے شوکود ہارکیا ہؤا ا دہ ہے سرایک سٹو کے اندر رہا ہؤا ملانہیں اِس آئیانیوں کووہ ۲ اگیاکی ہے برسی ہردہ پڑا ہوا ونیا کے دکھ روپ سمدر ہیں وہ پار سے جگدیش سے ہے رہم ہی جالالا ہوا بجى ختى سے بن جن سالگ ٧ من جنكاوت بھوگ بس ہو و تھنا ہوا من تولمبن میابی مورکھ رہا بنرا ۵ گنگامیں روزجاکے نہایا توکیا ہوا افسوت بن کھیل کودیج و سرایگا ، افسوس جی بری کوکیا جا کھیا ہوا الكيانيون رسما سے كيول وه دُوردُور ، الهل جا وكيان كينوتوه سے يا سؤا

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kos

أربه بيركا لابور

واصفو کا پیفته واراخبار برسنیو کو انگریزی زبان میں الهور سے بنجاب آریزی ندهی معابی بالدیوری ندهی معابی بالیسیوری طرف سے شائع ہونا ہج میں اور دیدک سرها نتول پرتیانت برچار فدا ور سے تبدی کو سے اور تعام لوگؤں کے لئے روئے زبین کی تازہ اور دلجب خبری کھی ورج ہوتی ہیں جیندہ معہ محصول فاک الهور والوسے لائعت اور با ہروالوں سے بالخ و بیدیا جا تا ہے۔ ایک پرچیری فتین بارسے۔ اور با ہروالوں سے بالخ و بیدیا جا تا ہے۔ ایک پرچیری فتین بارسے۔

المهما وكوري

یه ۱۰ اصفی کا ماہوار رساله اُردوزبان میں ہراه مردوار سے
ستا تع ہوتا ہے اس میں اُردودانوں کے لئے دیدک دھرم
اور دیگرست متانتروں کی سنبنت مفصل عالماند بحث ہوتی ہے
سالانہ جندہ مدیم معمول ڈاک حرف تین روپئے۔ درخواسیں
سالانہ جندہ مدیم معمول ڈاک حرف تین روپئے۔ درخواسیں

ت و دیا اورت و دیا سے جو یدار تھ جانے جانے ہن اُن کے آ دی مول رستور ہے۔ ٧ - اليثورسيدا نذمروب - زا كار- مروشكتيمال - نيا كارى - ويالو- أخما ينت نرو کل-اناوی-انوی- سرواوهار سروشیور سرو دیا یک- سروانتریامی-اجر امرابعے -نت بوزا ورسٹ کا تاہے ۔شی کی آیا ساکرنی ہو کید ہے۔ مع - ویرست و دیاؤل کالیتک ہے وید کا بڑھنا پڑھا یا اور تبنیا تما با الم- ست رست رساورات كي حوار في من سرود الدت رسامات . كام وحرمانوسارار تفات سن اورات كود جاركرف عاسس ماركا أيكاركن أربهما يحاكم فيمراديش ب-ارتفات تأبرك ماتك اورساما حاسة أنتى كنا-يريني يوروك وهوانوسار بغفا يوك برنبا جاست ٨- او و ما كا ماش اورو د ما كى دروهي كرني جاستے مب منشیک کو ساما جک روشیکای تم مالنی میں پرمنترونہ رتيك بتكارى نيم مين سوتنترين ﴿

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kos

الموسية وال المحاسة والماسة زيرنگراني واښعام مهاشه وزيرجنږ اوهنطأ بآريت بکې چا "فاتح كروه نشريمتى آربه برتى ندهى سبعانيجاب تيارسوكه شائع بواء وري

ग्रो३म्।

सा० संख्या

पंजिका संख्या

पुस्तकों पर सर्वप्रकार की निशानियां लगाना अनुचित है।

कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं रख सकता।

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kos

गुरुकुला गण काइनिहा مرال

جب کے انان کے دل میں راستی اور پاکنرگی کی گری مجت و تعظیم جاگرین نہ ہو۔ جب تک وہ متبہ رہم کی بزرگی کو پورے طور پر محسوس نہ کرے ۔ تب یک اس سے آتا میں بجالت اور جالت کا جوانمردی اور مستقل مزاجی سے ساتھ منا بد کرنے کا ہل بیدا منیں سو سکتا۔ ہی وجہ ہے کہ دنیا میں لاکھوں آومی ایسے موجود ہیں جو کہ کسی امر عی اصلیت کو جانتے ہوئے کھی محل لیک لاج کے خون یا تعصب یا خود خوضی کے دباؤ سے آس کے خون یا تعصب یا خود خوضی کے دباؤ سے آس کے کہ پالوں کی المحار کی جوات منیں رکھتے۔ جارا کھٹے تھیں ہے کہ پالوں کو اگر کوئی سعولی عقل کا آدمی بھی نرکیش ہوگر مرسری طور پر عالم کو اگر کوئی سعولی عقل کا آدمی بھی نرکیش ہوگر مرسری طور پر

سی طرحہ طاوے تو مکن نہیں کہ آس سے ول سے تسخت نفرت پیدا نہ ہو اور خود یرانوں کی اندرونی شہارتوں سے اس کو اس امر کا بقنی نہ ہو جائے کر وے فتلف متفار خیالات کے آوبیوں کی جولانی طبع کا نتیجہ میں - جن کو ناوانتہ یا نوو وضی میں تھینس کر دانستہ ایساعل اختیار کرے تعجب معلوم موكاً - اور و بسياخته كه أتحصينك كالأسلا أرُّ یا سی سے تو کیا وجہ ہے کہ کروڈوں سندو پرالوں ردیده سورے میں اور لاکھوں رویتے وہ یورانونکی کھائیں شننے اور اُن کی بدانیوں پر عمل کرنے من عرف - خبر عوام کی تنبت تو یہ کہا جا سکتا سے اور ے تھی سے کہ وسے بڑالوں کی اندرونی حقبقت سے نبت کم واقف میں - بوبہ تعصب و سط دہری ت اور باطل ترستی کے لازمی بیل ہیں آن اس قسم کے وچار و تخقیق کا مادہ ہی نہیں یا والله على - النفول في لو ابنا رسما اس مشهور وتلوس اور کرنے فیلے آئے ہیں - خواہ وہ کچھ ہی ہو - ہیں ی سوچ وطار ما حیل و سحبت سے اس

per

یردی سرنی جائے - کیا وے بے وفوت تھے ۔ کہ ہم ان کی بیروی کرنا حیور ویں - جو کچھ ہم کر رہے تھیک ہے سامن وہرم سی ہے رغیرہ لراس کا کیا باعث ہے کہ بڑے رہے وارن نیاء اور سیان سے فاضل - کھٹ شاستروں کے نبدت تھی ولی شرو اور وشواش کے ساتھ برانوں کو مان رہے ہیں اور اُن کی ہدابنوں ہر طینا پرم وہرم سمجھ رہے بن - أن سے عنديه ميں شك كرنا سونت نے انعافی نے "۔ جواب میں نمایت اوب سے ہماری گذارش ے کہ یہ خیال الکل غلط سے کر بڑے بڑے ہندو ینڈے جو بورانوں کے عامی معلوم ہوتے ہیں - دل سے بھی پورانوں کو ویا ہی مانتے ہیں مبیا کہ وہ ظامر کتے ہیں۔ ظاید بہت سے ایسے بھی سول جو کہ وید آدی نتیہ فقاستروں سے سدہانتوں کی عدم واقفیت اور پورانگ تعصبات کے اندر پرورش یانے کے باعث برسی کو دہم میں وخل دینا غیر صروری مجھتے ہوئے اندھا دہند وُوال کی بناء بر پورانوں کی صداقت میں یقین رکھنے موں۔ مر اکثر بورانک پنالت اس قاش سے و تیسن میں آئے ہیں بخو دل سے تو پورانوں کو شیں مانیے آن کی پول سے بخ بی واقف ہیں۔ مگر صابقت اور پاکنرگی کا آن کھے مجیتر گرا پریم نہ ہونے کے باعث اُن کے آتا ہی ای

قدر بل منیں ہے ۔ کہ وہ جگت کی نندا شتتی اور دنیاوی نفع و نقصان کی کھے پرواہ نہ کرتے ہوئے انبے اندرونی خیالات ك اظهار كى جات كر سكيس - الر أن سے ول ميں كبھى كوائ اس قسم کا خیال پیا بھی سوتا ہے تو وہ خور غرضی - مان رتشی کے عبنگ ہونے کے خون یا اسی قسم کے کسی اور وباؤ سے وہیں کا وہیں رہ جاتا ہے۔ میں بملیوں البے پورانک بنڈتوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے - جنھوں -نخلیہ میں تو گرانوں کی تغویت اور اُن کا غیر مستند ہو! شابٹہ كرايا ہے -مگر عوام كے مانے حب أن سے انے اندرونی خیالات کا اظهار کرنے کی درخواست کی گئی تواکھ نے میں و بیش کیا۔ اور یہ کھ سر ٹال تبلائی کہ ہم ترستی لوگ میں اگر ایسا کریں تو کھائیں کماں سے - لوگ ہماری نندا كرينيك اور مين نقصان سينا عينك وغيره علاوه أزس ممرشی و انند اور اُن کے بعد بہت سے آریہ برشوں ف أوالون يرجوجو اعراضات المطائ بس أن كا جواب وینے کی آج تک کمی پورانک ینڈٹ کو جائے منیں ہوتی

نوطے انہیں میں سے ایک فہاشہ نیٹت ہیو الل جی بوجاری منتری وہرم سما جائفہر ہیں ہوگر ہارت رورو صاف نقطوں میں کئی بار اوار ارکی کر کھے ہیں بولن ندمی ناول ہیں - وغیروں اور سمرشوں کی طرح دہار کم اور شمرشوں کی طرح دہار کم اور شمرشوں کی طرح دہار کم اور شمرشوں میں بوجان بیزانگ منتیں ۔

الوط برمنال کے لئے ہم بہاں پر پودانک دہم کے مشہور و موردن اپریشک بندت منیرو یا راحم صاحب بیلوری مرجم کو بیش کرتے ہی جو کہ اپنی حیات میں اپنی آئی کی حمایت پر کمر سبۃ رہے ۔ حالناکہ دل سے وہ بورانوں کو منیں مانتے تھے ۔ عبیب کہ آن کی مشہور تصنیف دل سے وہ پورانوں کو منیں مانتے تھے ۔ عبیب کہ آن کی مشہور تصنیف سموں اور سے صاف عیاں ہے ۔ اس کاب میں بندت صاحب نے پورانوں کے متعق جو رائے ظہر فرائی ہے ۔ وہ بیند وہی ہے ۔ میں کا اظہار کہ مرشی دیا نذ نے ستا یقم پرکاش میں بیند وہی ہے ۔ جس کا اظہار کہ مرشی دیا نذ نے ستا یقم پرکاش میں کیا ہے ۔ یہ بیند وہی ہے ۔ بیند جی کو جیتے جی اپنی رائے ظاہر کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ کیا ہے ۔ یہ بیند وہی ہے ۔ بیند ہوا۔ سے آئی کی پول کھی ۔ بندو سوسایٹی کے اندر اس تبش کے بید نیکوں بیسیسی میٹرت آپ بھی موجود ہیں ۔

کا مہرتنی وہانٹر کے بورانوں کے تعلق عویٰ کی تائید کرنا ہارے خیال کو بھاری تقویت رینا ہے اور ہم دوبارہ یہ کنے کی حرات كرنے ہيں كہ بلا شبہ كوئى آدمى جو ذرا سى تھى عقل ركھتا ہو۔اگر زمکش ہوکر پورانوں کی جانچ پڑتال کرے تو اسے فورا اران ی اصلیت کا بیته لگ حا دیگا۔حال میں جس من انوکمی گھرشوں کا بنہ اس معوشہ پوران سے لگا ہے جو کہ نرمے سا ریس بئی میں زبان سنگرے شایع ہوا ہے باتی گھڑنتوں کی طِنال کسی اور موفعہ کے لئے جھوا کرتم دو مشہور گھرمنتوں کی صلیت اس ٹرکیٹ میں ظاہر کرتے ہیں - اس میں سے ایک تو عیدائیوں سے بخات دہندہ علی مسیح کے بارے میں ہے ادر دوسری وہن اسلام کے بانی سانی حفرت محمد صاحب کی نتبت ان غلوکوں میں حضرت عیسی مسیح اور محمد صاحب ودون نام غیر زبان سے پڑے میں مجھی گاکسی شکرت کوش میں بیتہ نگانا ریت سے تیل نکا گئے کی کوشش کرنا ہے یر دونوں بیان ایسے ولچی ہی اور اُن سے بورانوں کا غیر ستند اور محرف ہونا ایسا صاف طور پر ثابت سوتا ہے کہ مم انے ناظرین کے ملاحظ کے لئے اُن کو بہاں درج کرنے سے از بنیں رہ عتے۔

یال پر اس امر کا اظہار کر دینا ضوری معلوم ہوتا ہے کہ بعوشیہ پوران کے بعض سنوں میں یہ ہر دو بیان ملتے میں اور بعض میں ندارد ہیں۔چانجہ ولکشور پریس میں جو سندی

عبوشیه پوران جھیا ہے اس میں تو ان کا نام و نشان تک نس - مر مئی سے چھے ہوت بھوٹیہ بوران میں رف بون موجود میں - حس سے عاف ظاہر سے کہ اسی طرح سے منتے بنتے اظھارہ لوران بن گئے - ملکہ اٹھارہ سے بھی نیاد میں کیاد کی است اور نہ معلوم کی سے اور نہ معلوم کی سے اور نہ معلوم ابھی کماں تک منتج کی۔ ان گھڑنتوں کا سلسلہ ابھی تک سی باہمن دیوتا کو موقعہ ہانفصہ ومركى كهشرنتول كو شاوكول مي کے بورانوں کے اندر کھیٹر دنا ہے - صاکد مسیح اور مح کی گھڑنش مجوشیہ پوران کے انار مر تنب يرينه كركس بوانك عال میں کصفری يندنت نے جوں مل سس کی -جب اس روشنی سے زمانہ میں یہ حال ہے تو نہ سطوم جب کہ زامنہ تاریلی میں بباں بورانک را جاؤں کا راج تھا اور پامہن وبوتاؤں کی رایک بات کو ایشور دین مانا جانا تھا۔ سو ارتھیوں نے می نہ کیا ہوگا۔ قدیم سنگرت گرنتھوں کے اندر جو وم موتی بعد - وه تمام با شبر اسی تاریک واند اسے - اس زمانہ میں رضوں کے نام سے كتابس بنانا أثب عام وسنور تهو كيا تقا اور حول ویوناؤں کے سواے کنکرت فرصنے کا ادم کار اور مسی کو حاصل بنین تھا۔ اور عوام کے دلوں میں آن کی حد سے

بڑھ کر عوت تھی۔ اس کئے اُن کی حمل سازماں حل جاتی تقبیں -اس سے حوصلہ پاکر انفوں نے ول کھول کر گھڑنتی كين - اور سريمو وايج الناروو وايج كه كر جوجي بين آیا لکھ مارا - سم افتے یو آنگ بھائیوں سے ان سر وو بیانات سو نرکش موٹر ملافظہ کرنے کی بڑے زور سے مفارش رتے میں - اور یو بھتے میں کہ کیا آپ ایسے سریح شوتوں کی سوجود کی میں تھی کہتے اور مانتے فادیکے کہ آو بڑان ريد وياس جي کي تصنيف بس اور ان س جو کھو لکھا ے وہ علم و عقل کے انکول اور وبد آری سیم نشاستروں ع سفاء کے عین مطابق ہے ؟ علیکی مسیح کی کھا ہوں شردع ہوتی ہے:-می مشق وغیرہ نوموں نے اس تجارت ورش جب کہ سمق وعمرہ کو تانت کرنے کے لئے مہاراج اُ فور مجایا۔ اُن کے ثانت کرنے کے لئے مہاراج اُ نٹالبابن بیا ہوئے اور ہفوں نے شق دغیرہ توموں کو تیاہ كيا- أنى زمانه ميس شالعام والمختلف ملكون كو فتح كرت

الوسط مراحہ شالبان مصدع میں ہوا۔ اس کے عمد میں سدینیند فے ہندوشان برحد کیا جن کو راجہ نے شکت دی اور فتح کی یادگار میں سمت جاری کیا جو دکس ہیں اب تک پرجیلت ہے ۔ اس سما کے گرف والے کو اتنی بھی خر سنیں کہ جب شالبان سے کی وفات سے بعد سوا۔ تو بھر دونوں کا بلاپ کیسے مکن ہو سکت ہے ،

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kos

ہوئے تت دلیش ر تاتار) میں تینیج وہاں وہرم کی ساتیا کرتے سے ہم تنگ پینچ اور ھون دلیش ریودہوں کا مک) ہیں عامر سیار کے اور ایک شبہ گورے رنگ والے منی كوديكمار سي لكفات -كه:-ھون دلیش ریودین کا مک) سے وسطیں ہاڑے اوپر شبه گورانگ تنها سفید بستر دهاری ایک غض کو دیکه مر ساراج لوے کہ آپ کون ہیں اس نے خوش ہو کر جواب اکنواری کے بیٹ سے پیدا سوا ایش کیٹر رضا کا بیل ملیه مربب کی مرابت کرنے والا اور متبه برت پراین مانو-یہ شن کر رام نے پوچھا کہ دہرم کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے - جواب میں اس نے کہا ۔ کہ سچائی کا ناش ہو عانے بر مرباً درست ملیجہ دلیس میں آیا۔ اور ملیجیوں کے بیچ میں بیاں خونناک اس اُلین سوا۔ تنوگن کو لمیچه قوموں سے طاقس کر کے

हणदेशस्यमध्यवे ग्रिरिस्यं पुरुषं श्रूथम्। ददश्चित्रवानं राजा गीरा ड्र. प्रवेतव स्वकम्। २२ को भवानि नितंप्राहसही वाच मुदाब्वितः। ईपापनं चयांविष्टि कुमारी गर्भसम्भवम्। २३ म्लेच्क धर्मा स्यवक्तारं सत्यव्रव परायर्गाम् ॥

ईहा मसीच दस्यूनां प्रादुर्भृताभयंकरी। ताम इंम्लेच्छतः प्राप्य मसीइ त्वमुपागतः। २४

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

مسیح میرا نام ہوا پیرائس نے ماجا کو ملیجہ دہرم کا ایراش ایں طرح پر کیا :-س کو وید منز کے جب رورو) سے نمایت پاک صاف كرك - انفاف - راست كوئى اور دسيان سے سورج وغيره وکون میں مقیم الیفور کی برجا کرے - وہ الیشور ایل ہے اور تتوول رعناص كوحركت وين والاسم - وعيره یہ کہ کر اُس نے تبلایا کہ اسی سے تموکن ناش ہوا جداراں میرے بروے یں نت شونکری رکلیان کرنے والی) اش مولق پایت ہوئی۔ اس سے سرا نام اس پر راج شالبان نے پرنام کر اُن کو اس بھیا تک جگہ یں رکھا۔ ویکھنے نظرین کیسی عجیب کہا ہے۔ کیا زمانہ ماضی میں ویکھنے نظرین کیسی عجیب کہا تھی میٹے عبسی میٹے من كوكم كر وياتس - شالباهن وغره سے بيلے عيسي مسح كا بونا نيس بلايا كيا - صرف انبين سے يلے كيؤن- بكه عليى رے کا برہا سے بھی سلے ہونا کھھڑا ہے۔ کیونکہ اسی

ईशमूर्चि हारिप्राप्ता नित्य पुष्टा शिवंकरी। ईशामसीह इति चममनाम प्रतिष्ठितम्।

پران کے اندر اٹھارہ پورانوں کی بدایش پو راؤں مے الطاره برانون كا مصنف متبه وتى كابيا بني وياس م ك برخلات برہا جى كے وقت يرسده بانجوں مكد (ياكون م کے مندرجہ ذیل شلوکوں میں بیان کیا گیا ہے:۔ دو برہا کے جاروں محصول معربہن کشتری- ویشیہ اور شودر یدا سوئے - اور اس کے عاروں مگھ سے عاروں وید بھی ملك - ب مها بام إج برماجي كا جلت دكميات بايوال من ہے اس سے معہ اشاس کے اٹھارہ لوران برائد ہوئے " يه أو سوئي عيسي مسح كي حمقا-اب حفرت محره كي حقاً ما معد فرمًا شاربن عليي مسح كو دارون (تهيانك) مليجه ستعان مي تتميعا كرافي وطن كو واليس آئے - اور الله ميده لكي سك عير سالفة برس راج کر کے مورگ کو یہ ارے - فالباین کی نسل میں دس

वे अष्टाद्यापुराणंकसी सत्य वती सुनः

वहार्यनंतया बोभी वैषय प्रद्रा नृपोन्तम। मुरवाति या नि बलारि बेभपो वेदाविनिस्ताः ५२ यत्तं मुर्विमहावाहोपंच मं लोक विश्वतम्। अष्टार्पा प्राणानि रोति हासानिभारत। ५६। निर्मतानि वनस्त समन् मुखान्कुरु कुले दृह।

راج ہوئے یانچیو رس راج کر کے وے لوگ مھی لو کانیتہ برایت ہوئے۔ اُن محمے بعد وہرم مریاوا رفتہ رفتہ زمن پر کھٹنے لی-اس کے بعد اسی ظائمان کے راجہ محبورج وہرم مراوا کا ناش ہوتے ویکھ وس ہزار فوج لے کر معہ کالبداس کے وگرے کے لئے نکلے - وربائے مندہ کو عور کر کے ملک تنام کے میریوں اور کشمیر کے شہٹوں کو جیت اور آن لوگوں سے بہت سا وحن کے اُن کو اپنا مالکذار بنایا ۔ وواس زمانہ میں ملیجیوں کے آجاریہ سے معبوج راج کی له النات سوئي - اس أعاريه كا نام عمامل अहामर قصا جو اینے شاگرووں رشیشوں) کے سمراہ مفا - بعد از دن راج مجوج نے گنگا جل چندن وغیرہ سے ریگستان میں مقیم مادیو کی بوجا کر من سے منتق کرنی شروع کی -मक स्थलनिवास्ते " द्वं ८ प्रांत का विषे । "मलेच्छे में साय" 📜

ان دو صفات کے استعال سے صاف معلوم ہوتا سے ۔کہ یہ مہادیو وہی ہیں جو کمہ شریف میں مقیم کیے جاتے ہیں ۔ حیاں ملحوں کے گورو نائک صاحبے تشریف نے جانے اور اُن کے باؤں کے ساتھ کمہ کے مندر کے گھوسنے کا گیوڑا بھی مشہور باؤں کے

े एतरियन्न नती मलेच्छ आचार्येन समन्वित ।। ४ महामद इति रव्यात । शिष्य शासास मन्वितः।

سے - مرو وایش سے مراد عرب دایش سے معلوم ہوتی ہے۔ हैं के स्वरं ए अंदेर अरे हिंगीत में से मले हैं माय کہ بھارے مسلمان معامیوں کے زیر تا ویل مونے کا ہے۔ ستنتی کو شن کر مهاویو بولے کم اے ساجن ! بیر سر زبین المجدول سے دوشت ہے۔ اس کو باہر کا تھی شتے ہیں۔ اس ملک میں آرہ وہرم منیں ہے۔ گزشتہ زمانہ میں مہامایادی ایک نزلورائٹر سیا ہوا جس کو ہم نے روکوں میں طلا دیا تھا۔ وہی فتر لورائٹر الم و ویت وروی وہ جھ سے در طاصل کر کے جمامل بینی مخ अहामद اس سئے اے راجن تم کو وہورت بیثاج ولی میں جانا مناسب منیس -سیری مربانی سے ننری شامھی ہو جا میگی -اس کو سن کر راج مجهوج اپنے ملک میں واپس علیہ آئے وو محر میں ان لوگوں کے ہمراہ سندہو کے کنارے تک آیا۔ اور مایا میں اتنیت ربیش محدٌ پریم پوروک راجہ سے بولا کہ اے راجی ! تمارا دیو (کیشور) میری علامی میں آیا ہے۔ اور میرا جودها کھاتا ہے جیا اے راجن! تم دیکھو-یہ سن کر 🗠 त्रायोनिः सवरोमत्तः प्राप्तवानदैन्तवर्धनः। महामद् इति रव्यातः पेशाचकृति तत्यरः। १३

2

मस

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

महामद् च्यतेः सार्धं सिन्धुतीरमुपाययो। उवाच भूपति

یہ کہ کر کالیداس نے 'نوارٹوجی "کیا جس سے
دو وہ مایادی دچلی ، سبم ہوکر بلیجہ ویول رید نئی قسم کا
دیول ہے ۔جو بلیجہ کی صفت سے موصوت ہے) بن کیا
در اُس کے شاگرد تمام خوف زدہ موکر یا بیک دیش
کو چیر گئے ہے

भस्यभू त्वा समायावी म्लेच्छ देवत्व मागतः। भय भीतास्तु तच्छि च्याः देशं वाहीकमाययुः।२१

प्रेम्णा मायामद विशादः। ववदेवो महाराजः ममदास त्व —
भगतः। ममोरिष्द्र एं सभक्तीयात् यणातत्य स्थभो नृप। इति
मृद्धा तथा दश्वा परमविस्मयमानतः। मते हथ भो मितिस्व।
सीतः तस्यभूपस्य दारुरोः। तच्छ त्वा कालि दासस्तुरुषा प्राह्म महा मदम् माया ते निर्मिता धुर्ते नृप मोहन हेतेव। हिनिष्ये हंदुराचारं बाह्मितं पुरुषा थमम् بھر وے شیشہ رشاگروں اپنے گورو کی سہم کو زمین کے اندر دفنا كر وس ربنے لكے - اور وس أن كا ترفضه سفان موا - ایک رات وه مایادی اُن کا گورو (محرًا) بیتیاج روپ وہارن کر کے بھوج راج کے پاس گیا اور یوں بولانہ " اے راجن ! متارا وہرم سب سے اعلیٰ ہے رسکن اعلیٰ کے خوفناک بیشاچ مت کو میں تاہم کرونگا- برے بیرو ننگ جھیدی د مراو فتنہ سے سے) شکھا ہیں رحی کے سر ير يولى نه بو) واربي والے خراب ادي اولي والے ركيا بیاں اوان سے مراد سے) اور سرو ممکنی رسب مجھ کھ فانے والے) سونگے۔ اور میری ست کے مطابق سور حصول کر سب کھھ اگن کی خوراک ہوگی ك وو کش کی مانند ان کا فوصل سامی سنگار سوگا - ایس لئے وہرم روشک یہ توم موشل دان کلائیگی"۔

ब्रध्यं ध मो हितेराजन् ईशाद्मयाकारष्या मि लिंभ ब्हेदीशिखाहिनेः उच्चाला पी सर्व भत्ती विनाको लंच पश्चवः

मुसले नैव संस्कारः तस्या मु शलवन्तीहि सर्व धर्मो चमःस्यृत। १४ पैपा चं धर्मारार णम् षमग्रुधारी संद्षकः। २५ भविष्यविज्ञनो मम। तेषाम स्थामते मम। २६

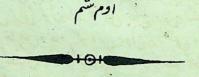
कु पौरिवभविष्यति । जातयो धर्मा दुषकाः २५ हंद

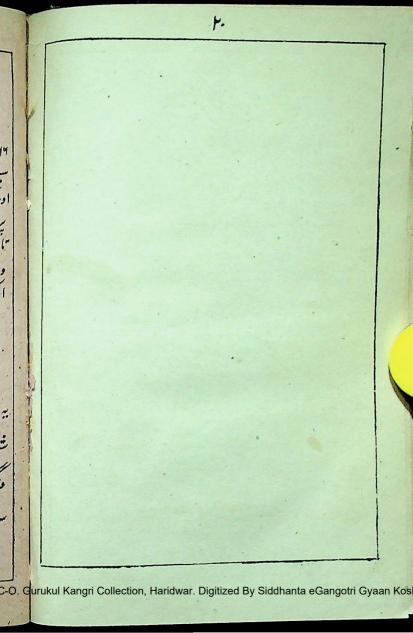
يه پيشاج ومرم تتلاكر وه لميجه ديو غايب سوكيا بیارے ناظرین اسم نے دونوں کشائیں جول کی توں آیا سے بیش نظر کردئی ہیں۔اب اُن کی گھٹرنت پر سر کیش ہاو سے وَفَارُ کر کے کسی تنتیج برسیخیا آپ کا کام ہے - دونوں ماشیہ بڑھانا نفنول ہے -بیارے موے بوائے بورانک مجائیو! ہم آپ کو برماتا کے نام كا واسط وے كر يو چھتے ميں كه كيا يورانوں كے كيول كليت سونے کے متعلق ایسی صاف شاوتوں کی موجودگی میں سی آب کا کانشنس گواہی دیتا ہے کہ بوران ویاس ولو سچائی کے نام پر آپ سے دریا فت کرتے میں کہ کہ نے پورانوں کی تعلیم کو عقل کے نزازہ بر رکھ کر تولا رُكُّرُ بنيں اگر آب ان كو وجار بوروك برُّسنے يا سننے تکلیف گوارا کرتے تو مدت کے ان کو تلایخی وے عے ب اب مجى سنبطل ماؤ - اگر صبح كا مجولا شام كو مكر آ جادے ہے - اگر اب تھی تم اپنی اصلیت بیجانو اور پوالوں ی تربهات و لغوایت میر تعلیم سے منہ مور کر ستنہ ناتن مے نقش قدم مربطنے کی کوسٹنشس کرو۔ ویدوں کا پڑسنا پر انا اور سننا سنا ناظل طوريانايم درم عجرواس من درابي شيدنيس-

ومد مجگوان کی شرن بن آ جاؤ تو تمهارا جلد کلیان سو سکتا بع - آرب سنتان! کچ تو بوش کر- جن بورانوں نے نتیم ہی رسائل اک بینچایا که جہاں تو دنیا کی تمام قوموں کی سرتاج اور رسیر مقی آج ور ور کی عجایاری بن رسی سے - انہیں پورانوں کو تونے اپنے گلے کا ہار بنا رکھا ہے۔ مھر تیرا أوصار كيونكر بو - اس بوسيده ديسرير أس جائے بوئے عام كرم وسرم سے رہت ہوككيا تو اپنے كھوتے ہوئے جلال کو میر فاصل کر سنتی ہے ؟ تین کال میں نہیں۔اگر تھے اُٹھنا منظور سے - اگر او دنیا کی طاقتور قوموں کے باؤں تلے تبجلے جا کر نسبت و نابود سو جانا منیں یا منی - اگر مخف دنیاری مت متانتروں کے جال میں تھیس کر رشیوں منوں کی عُرْت يريط لگانا سنظور منين سے - اگر مجھ اپني سرارول برسول نی کھوٹی ہوٹی عظمت کو بحال کرنا منظور سے رتواہ آریہ منتان مہرشی ویانند کے ایس ساکہ نار کو گوش بنل ے س کہ آریہ سنتان کا رصار بھی ہوگا حیکہ وہ بورانک یا کھنڈ جال نے نکل کر تنبیہ سناتن ویزک توہرم سے انگول آجرن کریں ج اسی مباؤ کا اظهار جرمنی سمے مشہور سنسکت دان پروفیسہ گولٹ سکر صاحب مردم نے بدیں الفاذا کیا ہے:-ود حب کوئی قوم اپنے اورالیکوں کے بسانے سے اور جالت کی اریکی سے اس درج کر بارے کہ بورالول

جسی کتاب کو فدا کی طرف سے الهامی مان لیوے تو اگن کے بارہ میں ایک سی نیٹی نکل سکتا ہے اور وہ یہ سے کہ توم اینی برادیدہ کی اُس مد تک گر گئی سے کہ جس سے اُس کا بھر اُٹھنا طروری ہے آربہ جاتی اس حد تک پہنچ جکی ہے۔ اب دیکھ رہے ہیں کہ وہ کدھر قدم اُٹھاتی ہے مانا کہ وہ کئی صدیوں سے اتنی مقام پر کھڑی سے ۔ گر موجودہ زمانہ کے سوشل اور پولیٹکل فورس ایسے زبروست میں کہ اُس كا موجوده كله ير كفرارنا فا مكن م -جب سے مندووں بورانوں کو انتیے وہرم کا سرحیقہ مانا تب سے مدسی مح راست من جو رکاوئیں تھیں وہ دور سوگئیں اور السیم مت متانتر بيا ہو گئے كہ حبفول نے حرف درم كو ہى منن گا دیا لیکہ سوسایٹی کو چکناجور کر دیا۔ ایسے انسے اصول بنائے گئے۔ جو انسان کے لئے شرم کا باعث میں۔ ایسے ایسے ومتور مایج کر دیے جو ہرایک مندو کے واسطے شرم اور افسوس کا موجب ہیں - اس بات کی رضرورت بنس مکم زیادہ وتنار سے ان وستوروں کی جانیج برتال کیجاد بے حسماکہ تنتر لڑیے کی قلعی کھول کر دکھانے سے ہمارے بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس برائی کوروئے کا کوئی علاج اس کے موائے بین ہے کہ سر فاص و عام کو اس مول (اصل) پتک (کتاب) کے دیکھنے کی اجازت دیجائے کہ جو بہت تنویے سے براہموں کے یاس ہے وہ الریج کا حسدتام بندوں کو جہا

جادے کہ جس سے یہ نابت سونا ہے کہ بندوؤں کے وسرم سر چیمہ ن برسمن ہیں نہ ٹیران بلکہ رگ وید کے منز بنی، آریہ سنتان! دیکھ غیرملکوں کے رحم دل نرکش دوران بھی تری حالت زار بیر نرس کما که آته آته آنسو رو رہے ہی اور تیرے بیت موفی کا اصلی کارین پورانوں کی نا پاک تعلیم می کو بلاتے موے وید محکوان کی شن میں آنے کی ورو الليس كررسع بن - يرالا كے لئے اب توسنهل طا! رشی دمانند نے وید ورما کا سلکہ ناو بحاکر تھے خروار کروما ہے - اور وہ تمام وسایل و ذرایع سم سنجانے کا یتھا رتھ ا ویائے تبلا دیا ہے کہ جنگی مدد سے سندوشان کیمر آرب ورث بن سکتا ہے ۔ فوش قسمتی سے نیرا جنم ایسے شقیم سمے میں بوا ہے جب کہ مجھے ہر قسم کی آزادی ماصل ہے ۔ ایسے مبارک وقت میں میں اگر توٹے پورانوں کی ولدل سے نکل كر ويد ووياكي اچل طان يرانس ج نے كا أدوك نه كيا تو تیرا فدا سی حافظ سے۔





آريه بنزكالابور

اور صفحه کا بیہ فتہ واراخبار برنیج کو انگریزی زبان میں لاہورہ آر بر آن بھی استحاب لاہورکی طرف سے شائع ہوتاہے جس میں ویک و هر سمباری ما وار کوروئل و در میں اور کا فروں کے متعلق نجر میں اور ویک مدھا تول بر منانت سے بحث ہوتی جس جندہ مع محصول ڈاک لاہور ازہ اور کی جب والوں سے بارخ روبیہ لیا جا تا ہے ۔ والوں سے لیجور اور با ہر والوں سے بارخ روبیہ لیا جا تا ہے ۔ والوں سے کیا نے روبیہ لیا جا تا ہے ۔ والوں سے کیا نے روبیہ لیا جا تا ہے ۔ والوں سے کیا نے روبیہ لیا جا تا ہے ۔ والوں سے کیا ہے دوبیہ لیا جا تا ہے ۔ والوں سے کیا ہے دوبیہ لیا جا تا ہے ۔ والوں سے کیا ہے دوبیہ لیا جا تا ہے ۔

آريا

یہ ہم، اصفی کا ماہواری رسالہ اردو زبان میں ہرماہ ہردوارسے
شائع ہوتاہے اِس میں آردودانوں کے لئے دیدک دھرم اور
دیگرمت منا نتروں کی سنت مفصل عالمانہ بحث ہوتی ہے۔
سالانہ چندہ معہ محصول ڈاک صرف تمین روپیہ ورخواتیں
نیام لالہ وزرجے منبح

ا - سبست و دّيا اورست و ديا سج بدار كقه جانے جاتے بين أن سب كا آدى مول برماشورى -۷- ایشورسی اندیمروپ - نرا کار- بیروشکتیمان - نیاء کاری - و بالو - اجنما-اتنت نرو كار-انادي-انوع سروا دهار سرونتيور-سرو ويايك بسروانامي اجر-ام ایجے نت بوتراور مراث عی کراہے۔ اسی کی آبیا اگر ٹی ہوگیہے۔ مو- ديدست وزياول كانتك - ديد كايرهنا يرهانا اورتننا سناناسب أربول كايرم وهرم الم-ست رص كرف اوراست كح فيوري من مره واآديت رسا مائ ٥- سب كام دعر مانوسار ارتفات مت اورات كوويار كركرف جاسمين - اور سنار کا اُرکا آریساج کا مگفیا وسش ہے مارتھات ٹیا یوک آمک اور ساها جك أنتي كرنا-ك- سبت يريتي بوروك وهرمانوسار يتحالوك برتنا حاست ٨- او ديا كا ماش اوروديا كى وردهى كرنى جائية -٩- برتيك كوابني أنتي سي سنتشك زرمنيا جاسيت كنتوس كي أنا سب منشول كورناما مك سروته كارى نيم بالني مين برندنزرينا عايث اور رتك متكاري تقرس سائنة Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kos

1000000000000 مركان رائع كماكروت صاحر مون اكثر الطمنف ور زيزمكراني وانتهام حماشه وزبرجنداد فقطالما محكة ربيبيك برجا شريتي آريدين ندهي سيعانيات سياريوكر lackdhd.o.d



गुरुकुल नाम्योशय

۱- مهید ۱- مهید ۱- مهید ۱- دالدین کے حرکات و خیالات ۱۱- سمبستری اور شهوت برستی ۱۵- سمب کی رکھشا ۱۵- و بیرب کی رکھشا ۱۵- و بیرب کی رکھشا ۱۵- گورو کل اور نیک چلنی ۱۵- تو بیات ۱۵- فوات ٢

مهری ویانندگی تبعلم مهری ویانندگی تبعلم مهری ویانندگی

ا۔ بہت سے ریفاروں نے بنی ان انوں کے سدھار کی

ریکار مجائی اور مختلف پیشوایان مذہب نے آن کے

اظلاق درست کرنے کے لئے پند و نفیجت کی معبولا کی
مربران سلطنت نے گونا گون قانون جاری کئے تاکہ لوگ

برائی سے ہٹ کر نیکو کاری کا شیوہ اختیار کریں - بہت سے

محب الوطن اسی سوچ میں مستغرق رہبے کہ کس طرح آن کا
ویش کام انی کو پنجے - وانایان سلف و طال نے بہت سی

قریبریں تبلائیں کہ لوگ کس طرح متول اور راحت کو حاصل

تدبیریں تبلائیں کہ لوگ کس طرح متول اور راحت کو حاصل

کریں - آن کی تصنیفات کو سطالعہ کرو آن کی تحریات کو ٹیرو

گریں - آن کی تصنیفات کو سطالعہ کرو آن کی تحریات کو ٹیرو

ان کی کتا ہیں ویکھو - آن کی تجریزوں پر غور کرو - معلوم ہو

طوریا - کہ وے سب کی سب او ہوری ہیں آنھوں نے آن

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosl

خرابوں کے باعث شیں دریافت سے بون کی کہ وہ دستی ئن چاہتے تھے۔ انوفوں نے گناہ اور جرایم کو دیکھا اور کہ دیا كه فلان فلال نفسانيت كي شهوات كو روكو تو دنيا بهشت بن واوعی مل اُنھوں نے کہمی منیس سوجا کہ اُن بد عادات کی بناد کماں اور کب رکھی جاتی ہے۔ جس کے باعث کہ انان خيطان سيرت بن جاناً ہے۔ يہ كيفيت ان باتوں كي اُن کو سیسے معلوم سوتی - صرف یوگی اور مهرشی سی سر ایک امر کی اصلی ما ہیات کو دریافت کر سکتے ہیں۔ یہ اُٹھنیں سے اُٹک بل کا نشان ہے کہ وہ رومانی امراض کی تشخیص جیول کی تیوں کر کیتے ہیں۔ اور نہ حرف بماری کا علاج سی کرتے میں ملکہ ایسی تدابیر تطور حفظ ماتقدم تبلا جاتے میں کر آندہ تندرستی میں فرق نہ آوے - یہ بات ہمارے ناظر تن کو ننیاتھ برکاش کے دوسرے سلاس کے سطالعہ سے بخی عیاں

یجول کی تولید و تربیت

ال- سوال يه تھا كه ان اوں ميں دہرم كس طرح بنيكے. کس طور پر وہ نبکو کار بن کر آنند طاصل کریں -سواتی جی اس کا جواب یہ ویتے ہیں کہ بچوں کی تربیت پر دھیان وو - اولاد کو شروع سے نیک ہدانیت دو- نہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر تم ونیا میں وہرم کا راج لانا چاہتے ہو تو عورت

مرہ اولاو پیدا کرتے کے فرالین پر فور کریں۔ حل سے سیلے وه اليبي تمايير عل يس لاويل كر بچيه كي سرشت ميل وبرم كا بيج بويا جاوے - طنته بيمه برسين كا حاله ديكر وه كيسے زبروت الفاظ مين اس صداقت كوظامركية من -جب تین ناصل آدیب لینی ایک ال اور دوسرا باید ادر تسيرا آنناه ميرمون-تب سي الثان ذي علم موسكات اس واسط وه فرات بس:-سارک ہے وہ خانران ! اور خوش نصیب وہ اولاد حیں کے سریر وہرم پر طلع والے ماں اور باپ ہوں۔ حضرت میوع نے بھی بیاڑ پر وعظ کیا ۔جس کو ماوری وگ ان کی الوست کا شوت معجمت بین - اس میں اسموں نے چند انتخاص کو سیارک کہا ہے ذرا آئس کا مقابلہ سر لیجے اس سوامی جی کی برکت سے تب معلوم ہو جاویگا کہ منابت كالمحينين اور بات بيد اور ستبه ير تايم ره كر برهي كو موثر کرنا و تانون قدرت کی بیروی کرنا امر ویگر ہے - ہر ایک عض رقاه عام كا آج كل وم مورًا ب - لكين كتف مفورسه بن جو نیک اولاو کے پیدا کرنے اور اُن کی ترجیب میں کچھ دھیان وتي بين - حبى ملك با سوساشي مين عورات كو جابل ركفنا اور ستورات كمنا بى فخر سمحا جاتا ہے - وہاں وہارمك اولاو باکرنے کا کیا کام ہے۔ ہارے ریفارم مرسوں میں بچول کو سدهارنا جا شیم بین اور فکیروں سے اُن کو وہرم یر

چلانا چاہتے ہیں۔ اُن کو کیا خبر کر بچپہ وہ ہو سکتا ہے جو اُس کی ماں اُس کو بنائی ہے ۔ اور کہ ہماری تباہی یا مہبودی کے بیچ اُس وقت بوئے جاتے ہیں جب ہم دینا بولنا سکھ رہے ہیں۔ آبا ہا کیے سچے ہیں رشی کے الفاظ۔ ماں سے جب قدر مبایت اور فیض اولاد کو پینچ ہیں اس فدر مسی دوسرے سے میں ۔ کیونکہ ماں اولاد سے جب قدر مجست کی جہد اور اس کے لئے مبتری کونا چاہی ہے۔ اتنا اور کوئی منیں گڑا ۔

سیج بوجیو او کیوں شافر ہواس آتا کا جس نے او ماہ تک است اور استے بیسٹ میں ہم کو رکھا اور بعد کو جس کی الفست اور مشقت کا عشر عثیر سمی ہم سارسے جہاں میں نہیں بالے محبت اور جمرردی ہی الشان پر جادوکا افر رکھتے ہیں انسان کی طبیعت پر گرا افر انس شخص کا ہوتا ہے جس کو وہ آنیا ولی خیر خواہ سمجھے اس واسطے مہرشی فرمانے ہیں۔ مرارک سب وہ ماں جو روز حل سے اس کے رجب تک کہ جو بوری نقیع نہ سو جادے ۔ اولاد کو نیک سین کی رابت کے جو لوگ قوم کے سدھار کا شور مجا رہے ہیں۔ ورا ان الفاظ پر غور کریں ۔ اور اسراب کے تعاقب میں اپنی محنت کو خالے پر غور کریں ۔ اور اسراب کے تعاقب میں اپنی محنت کو خالے نہ کریں۔ حہال بنیاد قام سے عادت کیا فائل مخت ہوگی افراد کی بیان مخت کو خالے نہ کریں۔ حہال بنیاد قام سے عادت کیا فائل مخت ہوگی

والدین کے حرکات وخیالات

س- اگر جہ ماں باپ کا اثر اولار پر مجاری ہونا ہے تاہم یہ سمجنا غلط ہے کہ یہ اشرائس وقت شروع ہوتا ہے جب بج بدا ہو جاتا ہے۔ منیں حل کے وقت صبی اُن کی طبیعت اور عادت ہوتی ہے وہ ہی اُس بیچارے کی سرشت پر بڑا افر کرتی ہیں اُن کی غذا اُن کی رکات اُن کے خیالات سب پائیزہ ہونے جامیں اکثر مرسی بشیواؤں کا بینک یہ قول سے کہ وہ جزتم کو نایاک نہیں کرتی جو اندر جاتی ہے۔ بلکہ مگریہ تھیک تنیں۔آریہ ورت کے رشیوں کا بہ مقولہ رہا ہے ۔ کہ غذا سے برآن (تواے زندگی) اور بران سے من ر توت متخبلہ) پیدا ہوتا سے - أن كا ارشاد سے کہ جس طح کی غذا ہم کھاتے ہیں۔ اُس کا اور بھاک خیالات اور ول بریرتا ہے اس اصول کو مد نظر رکھ کر سوامی جی نے برایت کی سے کہ عورت اور مرد استقرار حل سے بیلے اپنی خورہ و لوش کا بہت خیال

ر کھیں - وہ ایسی چیزوں کا استعال کریں جو تسکین مزاج محت - طاقت - عقل - ہمت - نیک سیرتی اور خالیگا کو بڑھانے والی ہوں - تا کہ رخب اور

ادر دبرب (اده تولبد عورت و مرد) حمد خابون سے ميرا سوكر شايت عده اوصات والاسو رصفحه ٢٩) الفاظ نظاہر معمولی سے دکھائی دیتے ہیں۔مگران میں سیم ر ایاب عجرے ہیں۔ وہ لوگ جو سدمار کا دعوے کرتے بن -اين ول ير باته ركه كر جواب دي - كركا أننول في مهيى ان ضروري الهم سابل ير توجه كي يا أن ير خور عل کیا - ہم ماننے کے لئے تیار میں کہ مغربی ڈاکۇوں کی کتب میں اس قسم کی چند بدائیں لینگی -جن کا منشاد ماں ى مندرتى تو قايم كرف كأ بونا بيد - لين أن بين اس بات پر کہی زور مہیں دیا گیا کہ وال بن کی غذا سجيه كي عقل - سمت اور شايشگي یر ایک گونه افر بیا کرتا ہے یہ سوامی جی صاراج کا دعوی ت - اور سم کو یقین سے که مغربی علماء کی آیندہ تختفات سے اس کی صداقت تعلیم کی عادی سوامی جی اگر صرف تنی می بدایت مارے سے اگر جاتے تو بھی بید شکرے کے سماستی اور شهوت برخی

م حگر سب سے زیادہ الکارجو اُنہوں نے بنی نوع انسان پر کیا ہے وہ یہ سے کہ اُنہوں نے عورت کی مہبتری کو شہوتا پریتی سے پاک کر دیا ہے ۔ابیے مذاہب بھی دنیا میں ہو چکے 18

میں اور اس وقت توجود ہیں۔جو اس تلذذ کو زندگی کا سب تے اعلے نطف مجھتے ہیں۔ نہیں اُس کی عظمت بیاں تا۔ ائن کے ول میں ساگئی ہے۔ کہ آن کی سفت اور سورگ میں جرروں کے گروہ-الیسراؤں کے ٹول نیک مردول کے نے فاص میوہ قرار وسے گئے -جہاں تولید اور تولد سنبر ہوتا بلکہ عیش پرستی سے غرض ہے - کماں وہ نا باک خیالاً اور کماں رغیوں کی برایت که اس دنیا میں علمی شہوت پرستی کے لئے سمبتری کرنا عیب اور گناہ ہے۔کمال وہ وعدہ وعبید حیں سے انسان حیوان سے بھی مد نر من جاتا ہے۔ اور کماں یہ احکام کہ ونیا میں ہی خانہ داری کو باک اصول برقام کیا جادے ۔ کماں وہ پنیج خیالات که عورت کی ذات مرد کے سنے عیش کا سامان ہے اور کمال یہ اعلی معاج کہ عورت دنیا کی مانا ہے۔ اور کہ مجھی تنی کی حرف راؤ مکن کے قاعدہ پر بینی اُن چید ایام میں اطارت سے -جب امکان حمل ہو عل شرابانے نے بعد ایک برس تک صحبت مذکریں وصفح ۲۹) بس مجرد ره کر وبریه کو صنط رکھے وصفی س ہم پوچتے ہیں ۔ کہ کیا کسی فرہب کے پشواء کے دماغ میں یہ بات سائی تھی۔ کیا کسی مصلح کے قیاس میں اس امر کا دبان آیا تھا کہ دنیا کی راحت اپنی مردائلی کے ضیط کرنے میں ہے نہ کہ اُس کے کونے میں کیا کسی نے اپنی تعلیم کا حص

رفاہ علم بر رکھا۔ اور بدایت کی کہ ایسا کرتے ہے ، دلاد عدم ہوگی اور آن کی درازی عمر اور طافت و توانائی کی تر آف عدم طاقتور بہت ترتی سوتی رسگی حص کی وصابت کل نشل عدم طاقتور بہت دراز عمر اور دہرم بر ملینے والی بیوگی رصفی س)

ماں سے فرالین

۵- ماں کے جو فرایض ترببیت اولاد کے متعلق ہیں دہ افتضار کے ساتھ سوامی جی نے ظاہر کئے ہیں - اُن کا لئب لئباب یہ ہے - کہ :الیب لئباب یہ ہے - کہ :الیبی کوشش کرتی جائے کہ جس سے اولاد کے دل ہیں
دا) حواس کو ضبط کرتے (۱) علم سے مجت رکھنے - اور

رس) نیک صحبت میں رہنے کا خوتی پیا ہو ماوے دسفہ الا کی رسلے کو خوتی پیا ہو ماوے دسفہ الا کی سر ایک نواش کے پورا کرنے میں اپنی خوشی اور بہتری سیجھتے ہیں۔ سوامی جی سب سے زیادہ زور حواس کو ضبط کرنے پر دیتے میں اور اسی کو تربیت کا مقدم جزو تبلاتے ہیں۔ وہ فرلمتے میں اور اسی کو تربیت کا مقدم جزو تبلاتے ہیں۔ وہ فرلمتے

ان ہی توگوں کی اولاد عالم منذب اور تربیت یافت ہوتی ہے جو کہ تعلیم کے معاملات میں ادلاد کے ساتھ ناز کھی بنیں

رتے۔ بلکہ تبنیہ ہی کتے رہے ہیں۔

مو

4

اتالیق کی تبنیہ آپ حیات اور لاؤ رئبر ہے اور بچوں کو چاہئے۔ کہ وہ بھی ایسا ہی سمجھیں۔ پاں آتنا صرور ہے کہ بہ فال باپ اور اُتناو کسی کد د کا وش سے سنرا نہ دیں بلکہ بظاہر عفقہ دکھائیں اور باطن میں نظر شفقت ہی رکھیں رصفہ ۴۵)

ويربير كى ركهشا

٧- عضو تناس سے متعلق گفتگو کرنا آج کل ننذیب سے برخلات سجھا جاتا ہے - اور مهذب اشخاص اسی میں محضر سمعت بس كه خواه عل ميسے فاحد ہوں - اس كا ذكر تك بح سے روبرو نہ آنا جائے۔ کیا رشی بھی اس کو غلیظ عفو سنجه كراني خيال سے اورانا جاتنے تھے سرگر نہيں -وہ اس طافت بشری کو ایبا باک سیحقے میں۔ بیبیا کہ آور توائ جمانی ہیں - ملکہ جس اعلی مقصد کے لئے یہ اعضا انان کو عطا سے گئے ہیں۔ وہ کسی دوسرے عصو کے فواہد سے کم بنیں اور سے پوچھو تو مرد کے جم میں جس قدر وہرا خروری اور مفیار ہے - اور کوئی جزو سین - اس کے متعلق بیوں اور نو جوانوں کو ہدایت نہ ملنے سے کس قدر تباہی بھیل رہی ہے - وہ بیچارے نہیں جانتے کہ ہم کس بیش باے کو ناش کر رہے ہیں -سوامی جی فراتے ہیں -کہ:-روں کے ول پر نقش کر دیا جائے -که ویریہ کی حفاظت

وال

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kos

یں شکھ اور اُس کے برباد کرنے میں ڈکھ ہوتا ہے۔ شلا دیکھو ص کے عبم میں دیریہ محفوظ رہتا ہے۔ اس کی ص عقل - طاقت - بهت - تزقی باکر اس کی رادت کا باعث ہوتی ہے جب میں ویربیہ منیں رہتا دہ مختن یرلے درصہ کا تخوست آثار مبتلاع جربان - لاغ - بے رعب ب عقل - بے سمت سوا کرتا ہے - اور حوصلہ اور نابت قدمی اور طاقت اور تواناتی سے برہ ہونے کے باعث تباہ ہو جاتا ہے رصفی ، س نه صرف نصیحت بر اکتفا کیا ملکه بدایت نبلا دی که کی طرح سے یہ مدعا ماصل مو سکتا ہے۔ وہ فراتے ہیں۔ کہ:۔ ورب کی حفاظت کرنے کا طریقہ یہ سے کر دا) عثقیہ حکایات سننے سے و ۲) کمی عورت کو دیکھنے سے (۲) کسی عورت ك مات تنا بليف سے (م) أس سے بات بيب كرنے سے ره) اس كے ساتھ جيونے وغيرہ كى حركات سے باز رہ کر معیاری لوگ نیک تربیت اور علی کمالیت کو صاصل کرس (صفحہ ۲۷) والدین کا فرض سے - کہ یہ امریجیہ کے ذہن نشین کردیں اور اس کو سمجھا دیں کہ ا-(١) اگر تم نيك تربيت ٢١) تحيل علم ٢١) اود ديريه بگرو كرف سے اس موقد پرمچك فاؤكے تو دوبارہ اس زندكى یں تم کو بہ سے بہا وقت منیں مل کیگا۔ رصفی اس

ام پر چھتے ہیں کہ کیا گئی دوسرے بیشوائے دین نے اس طروری امر بر الیسی مفید ہدایت بنلائی تقدیں ؟ - آریوں ہیں مؤری امریم منی مفاق ہے - کہ دبریہ کی خطت کرتے ہوئے ملم کی تحصیل میں معروف رہنا - رشیوں کا عرقے ہوئے ملم کی تحصیل میں معروف رہنا - رشیوں کا عرقے ہوئے ملم کی تحصیل میں معروف رہنا - رشیوں کا عرقہ اس کو طابع کی طاقت دبریہ پر منحفر ہے اور آگر اُس کو طابع کیا جاوے - تو طالب علمی سے چیداں اور اور اور ایسی میں ہوتا ہے ہارے نو جوانوں کو چاہئے کہ مرشی کی اس موایت پر دھیان دبن اور جو لوگ اُن کو مدھانا جاتے اس موایت پر دھیان دبن اور جو لوگ اُن کو مدھانا جاتے ہیں دہ ایسی تدابیر عمل میں لاویں کہ وہ آزمایش میں ماگین

گوروکل اور نیک طبنی

من واخل كر وينا عاسم موجوده طريقه تعليم كو بهرت علما نے سوچ کر مکس کیا ہے گئیم سوامی جی کی بدایت پر قب - UN = NO بچوں کو سیدائش سے کے بانخویں برس مک مال اور عیتے سے اٹھویں رس تک باب تربت کرے - نویں بیں کے شروع میں دوج ریرامهن - کشتری - ویش) اپنی اولاد کا آپ نین و رسم تار بندی کر کے آریہ کال میں مينت حيال اتاليق عالم كامل أور اتاليقه كامله و فاضله تعليم و تربسيت كرف والى سول - لاك اور لاكبون كو بهي ویں۔ شوور وغیرہ ورن اوپ نین کئے بنیر سی تحصیل علم کے لئے گروکل میں بھیج ویں۔ وصفحہ سا أكه ميه سوامي جي تعليم كو اس قدر حروري سبحة تحفي تامم وه ط نتے تھے کہ نیک ملنی کے بغیریہ لا طاصل لمکہ مفرہے۔ اِن واسطے آپ نے نیک اظلاق کی تربیت پر ست زور دیا ہے۔ چوري - زنا کاري -سستي - غفارت - منتشي اشياء - درن ع گو ئي - ايندا ربانی تطام حد - کینہ - اور محبت کی بے اعتدالی وعیرہ خرابوں کے حیور نے اور نیک میلن غینے کی تلقین بھی کرتے میں افغیما) اس کے لئے کیسی عام فقر کار سعقیل وجہ آپ تبلائے ہیں۔ کیونکہ حب آومی نے کمی سے سائے کی بار مجی بوری-زنا کاری وروع گوئی وغیرہ فعل سے اس کی عوت اس م معن عر بجر تنين بوتي و صفي ١٠٠١

اوبو

Pla

نهایت مرتبے

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

راتنگوئی اور وعدہ وفائی خروری ہے ۔ کبونکہ جو ایسا منیں کرتا اُس کا اعتبار کوئی مین نه کریگا - ملخ گوئی کو جیور کر با آرام اور نثیریں کلام بونے - رصفحہ ۳۹)

مح الاليقى

۸۔ سندووں میں گروڈم کا زور ہے تعنی جو گرو کھے وہ سنیہ ہے - اس پر اعراض کرنا-اُس پر شک لانا گفر ہے - جہاں گرو کو ضدا لکنہ خدا سے بھی زیادہ مانا جاتا ہے۔ گرو کی عظمت بیاں تک بیان کی کہ اُس کی پرستش بیں نیک و بد کی تمیز سی طاتی رسی اور کیوں ایا نه سوتا۔ جب که گرو لوگوں کو آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے حلے جانٹوں سے ہی فایدہ تھا-سوامی جی نے ایسے قول اور انسی تعلیم کو نظر حقارت سے دیکھا اور الیبی اندھا ومند تقليد كو تباسى كا باعث عظهرايا - وه أيك تيشريه برسمن مين ے متقدمین کا والہ ویکر فرماتے ہیں۔کہ:-ماں باپ اور اُستاد اینی اولاد اور شاگروں کو ہمیشہ سچی ہدایت کریں اور یہ تھی کہیں کہ جوجو مہارے نیک عل ہیں اُن کو ہی تبول کرو اور جو خراب عمل ہوں اُن کو جهور وما کرو رصفی وس

کب مکن ہے کہ کسی سوسایٹی کی ترقی ہو۔جب تک اليه سيح اور عليم اتاليق بيدا نه سون -برمشور عي عبامت کرنا طلباء کا ایک اعلی وَمِن ہونا چاہئے۔ وُراک اور پوشش اور اور برشش اور اور برتاڈ ایسا اختیار کریں اور برتاڈ ایسا اختیار کریں جس طور پر کہ صحت علم اور طاقت سیسر ہو۔ عندا کے بارہ میں کمیسی صروری ہدایت کی گئی ہے۔ عندا کے بارہ میں کمیسی صروری ہدایت کی گئی ہے۔ حبتیٰ مجبو اُس سے کچھ کم معبد جن کریں۔ شراب گوشت وغیرہ کے استعال سے برمبیز کریں رصفحہ م

تو ہمات

9- جہاں اس قدر مفید برایٹیں اولاد کے نیک بننے کے لئے دی گئی ہیں - ساتھ ہی ان کو توہات اور وسوسات سے کیانے کی سخت تاکید کی گئی ہے - توہات کے بعوت پربت انسان ہیں والل ہوکر ان پر قادر ہو جاتے ہیں یا تکلیف دیے ہیں انسان ہیں والل ہوکر ان پر قادر ہو جاتے ہیں یا تکلیف دیے ہیں کا آپ نے تبلایا ہے اس کو ناظرین حزور پڑمیں اور اگر موقعہ کا آپ نے تبلایا ہے اس کو ناظرین حزور پڑمیں اور اگر موقعہ پڑے تو استان کر کے دیکھ لیس کہ دہ کیا مجرب ننخ ہے صفحہ برا سے اس کو بیا مجرب ننخ ہے صفحہ برا ہو تبلا کے گرموں کی موہی اور ان کے گرموں کی فرقیم افرون کا فاکر کھینیا سے اور سدسے الفاظ ہیں ان کی تردید وفیرہ افون کا فاکر کھینیا سے اور سدسے الفاظ ہیں ان کی تردید وفیرہ افون کا فاکر کھینیا سے اور سدسے الفاظ ہیں ان کی تردید وفیرہ افون کا فاکر کھینیا سے اور سدسے الفاظ ہیں ان کی تردید وفیرہ افون کا فاکر کھینیا سے اور سدسے الفاظ ہیں ان کی تردید کردی ہے - رساین دکھیا گری) موہن اوچائن سب کی ہیودگی خلاکر تاکید کی ہے - کہ:-

بھیں سے ہی تلقین کر کے الیسی باتوں کی تفریت بچوں کے ذہن تشین کر دیں۔ تاکہ اولاد توہات کے عال میں تعیشکر دکھ نہ اتفاد (مفواہم) تشین کر دیں۔ تاکہ اولاد توہات کے عال میں تعیشکر دکھ نہ اتفاد (مفواہم)

ہ۔ یہ مضمون ابیا صروری ہے۔ اور اس قدر تھوڑا دیگر مذہبول میں اس کا ذکر ہے کہ سوامی جی کی ہایات کا خلاصہ بہال وچ کردیا ہے ۔ ناکہ ناظرین آئ پر غور کریں اور سمیر الفاقا تبلوی کردیا ہے ۔ ناکہ ناظرین آئ پر غور کریں اور سمیر الفاقا تبلوی کہ آیا الیے نکمل قواعد کسی اور مقدس کتاب میں اُنہوں کے دیکھے یا چرہے میں اِخیر میں وہ فراتے ہیں۔

من باپ کا اعلی خرض - پرم دہرم اور نیک نامی کا کام ہی ہے کہ اپنی ادلاد کو تن من دہن مرب سے عام - دہرم پر چلنے والا میرب اور اعلی ترمیت سے بہو ور نبادس دصفی میں) ہارے ہیں۔ جنوں نے اپنی اور بد طبن مو رسی ہے ۔ آئ کی ہاری اور دہرم سے اُن فرائی پر کمبھی توجہ دی ہے ۔ آئ کی ابنی اور دہرم سے نا واقعت کر ساتھ ہی رتاہ عام کا وعوے سبرہ اور دہرم سے ترق مو سکتی ہو تاہ کی اور دہرم سے ترق مو سکتی ہو گرمین سے بے کہ سرگز مہیں۔

ارية كالايور

۱۹ صفی کا پرمفته واراخبار به بنی کوانگرین بان میں لامورسے آریر بی نادهی بھا بخاب کی طرف سے شائع موا بوجسین بدک دھو سمبندھی ساھارا ورکورو کا ویا پر جارفنڈ ادی فنڈول کے متعلق خرس اور ویدک سدھاتوں برستانت سے بحث موتی سے اور تمام لوگوں کے لئے روٹ زمین کی تا زہ اور دکچسپ خرس میں درج ہوتی ہیں جیندہ مقدمحصول داک لاہور والول سالت اور با ہروالوں سے یا بخر و سے لیا جا اے ایک پرجہ کی قیمت مرسے اور با ہروالوں سے یا بخر و سے لیا جا اے ایک پرجہ کی قیمت مرسے

03

2

آریماویان

یه ۱۰ اصفحه کا ما ہوار رساله اُرد و زبان بین ہرماہ ہردوارے شائع ہوتا ہے اس میں اُردو دانوں کے لئے ویدک دهرم اورد گیرمت متانتروں کی نسبت مفصل عالمانہ بحث ہوتی کا سالا نہ چندہ معہ محصول ڈاک عرف سین رویئے - درخوایں بنام لالد و زبیرهی شنجر

C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

ا- سبست و دیا اورست و دیا سے جو بدار تھے جانے جاتے ہیں اُن سے کا آوی مول برمیشورہے۔ م - ایشور بیدانند سرویت - نرا کار- مرز کتبال - نیاه کاری - ویا بو- اجنما - است نرو کار-انا دی آنوی - سروا دهار سرونتیوریسرو و یا یک - سردانتر یا عی - اجر امرائي رنت يوتر اوررتشي كرتاب-اسى كي أياسناكرني يوكيدب-سا۔ ویدست وویا وُل کالیتک ہے ویر کا برصنا برصانا اورسنا اُسنا ناسب آریوں کا پرم دھرم ہے -مع - ست گرھن کرنے ادرات کے جیج ڈرنے میں سرود (اوریت رنباجا ہے -٥- سب كام وهوانوارار تفات ست اوراست كودياركرك عابش-٥- متسار كاليكار كرنا آريه اج كالحفيدا دين ب- ارتصات شايك أتمك اورساما حك التي كرنا-٥- سب سے برشی اوروک وهوانوسار تضابوک برتما جائے۔ ٨- اورّ با كا ماس اورود ما كى وردهى كرني جائية -٩- يرتبك كواني يانتي منتشف زربها فإيني كنتوسب كيانتي بين این ای کھی جا ہے سبينشون كوساما جك مروبة كارى نيم يالضين ييانشرر با عابت اور ریک تکاری نیم یی ب موندی







Catored in Datahdse Signature with Date C-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kos



